

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میراث کا عالم یہ ہے اور لوگوں کو سکھانا کیونکہ وہ آدھا عالم ہے۔ "الحمد للہ شریف"

اساتذہ، طلباء، وکلاء، ناظمین، ممبران، کونسلرز، ججز اور انصاف کرنے والوں کے لئے نہایت مفید

حقیقت رقم

چراغِ پنجاب شیخ الحداد محمد صادق صاحب قادری رضوی

احکام میراث

مفتی زادہ شیخ المیراث استاذ الحدیث مولانا محمد جنید قادری رضوی

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ کلفٹن کراچی

مکتبہ فیض القرآن، قاسم سینٹر، ادوبازار، کراچی

Ph : 021-2217776 Mobile : 0334-3422072

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين حمد الشاکرین

اے اللہ جاہِ حشمت کے مالک، اے مسجدِ حرام کے رب، اے بیتِ الحرام اور کعبہ و مقام کے مولیٰ اپنی ذاتِ کریم کے طفیل اپنے اسمِ عظیم کے طفیل جو پوشیدہ اور مخدوٰں ہے، اس نامِ عظیم کے طفیل جس سے محبت پتہ، ماقبول ہوتی ہے، ان اسماء الحسنیٰ کے طفیل جن کو سن کر بادشاہ اور درندہ سر جھکا لیتے ہیں، اے آسمانے اور یکتا ان اسماء کے طفیل جو چھپے ہوئے ہیں جو رات پر رکھے وہ تاریک ہوئی، وہ آسمان کو دینا پر رکھا روشن ہو گیا، آسمان پر رکھا وہ بے ستون کھڑا ہو گیا بوسیلہ تیرے وہ پاک نام زمین پر رکھا وہ بچ گئی، پہاڑ پر رکھا گیا، وگڑ گیا، پتھروں پر رکھا جیسے جاری ہو گئے، بادلوں پر رکھا برسنے لگے، ان مبارک ناموں کا واسطہ جو اسرائیل علیہ السلام کی پیشانی پر ہیں وہ اسماء جو جبرائیل علیہ السلام کے پروں پر لکھے ہیں، تیرے وہ ایسے نام جو عرش پر کندہ ہیں، وہ اسماء جن کو حضور پاک ﷺ ورد فرماتے تھے تیرے وہ عظیم نام جن کو سیدنا آدم علیہ السلام نے تلاوت فرمایا تو توبہ قبول ہوئی، سیدنا یونس علیہ السلام نے پڑھے تو جھلی کے پیٹ سے باہر تشریف لائے، وہ اسماء جو سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے پڑھے دریا خش ہو ادا ہو گیا، جن کا ورد سیدنا عیسیٰ علیہ السلام فرماتے تو مردے زندہ ہو جاتے، وہ بزرگ اسماء جن کو تمام انبیاء علیہم السلام ورد کرتے تھے، نباتات پر رکھا آگ آئی جس کی برکت سے پھل اور پھول نکلتے ہیں، وہ اسماء جن کو شہد کی مکھی پانی پر پڑھتی ہے تو شہد بن جاتا ہے، یا الہی اپنے اعلیٰ ناموں کے واسطے میری دعا قبول فرما، دعایہ ہے کہ تو درودِ سلام بیچ میرے مدنی تاجدار پیارے آقا ﷺ پر سید المرسلین، امام متقین، خاتم النبیین ہیں جو اندھروں کو روشن کرنے والے، نعتیں عطا فرمانے والے، مہربانوں کے نشان والے، آسمان پر محمود اور زمین پر محمد کے نام سے مشہور ہیں جو شفاعت کرنے والے ہیں اور تمام جہانوں کے لئے رحمت ہیں۔

جن کا نور سب سے پہلے بنا جن کی انگلی سے چاند نشین ہوا، جن کے اشارے سے سورج اٹھنے قدم چلتا، جن سے ہر نی گویا ہوئی، اونٹ نے فریاد کی ادا مانگی، جن کی بارگاہ میں چڑیا نے شکوہ کیا، گویہ نے کلام کیا کبار صحابہ کے درو، پتھر جن کو سلام کرتے تھے، مجبور کا مذہب جدائی میں روتا تھا، ایسے پیارے نبی ﷺ پر درود بھیج جس نے اشارہ فرمایا درخت جزوِ سمیت سجدہ کرتے آئے، جنہوں نے انگلی اٹھا لی ٹکڑیوں میں روحِ ذال دی اور وہ کافر کے ہاتھ میں کلہ پڑھنے لگیں، فقر کو ہاتھ لگا تو وہ تسبیح کرنے لگا، جن کی شفاعت مقبول ہے، جن کے دامن سے درندے لپٹتے ہیں، جن کا نام مبارک لینے سے گناہ گر جاتے ہیں، جن کی انگلیوں سے صاف اور میٹھے پانی کے چشمے جاری ہوئے، جن کی مسکراہٹ سے ضیاء پاشی ہوتی تھی۔

اے اللہ درودِ سلام بھیج ہمارے آقا محمد ﷺ پر ہمارا ان چیزوں کو تیرے علم نے رکنا اور شمار کیا، تیرے قلم نے جو کچھ لکھا اور شمار کیا، ہمارا اس کے جو تیری قوتِ بصر نے احاطہ کیا، ہمارا ان قطروں کے جو برسائے گئے، جب سے دنیا بنی ہمارا سب چیزوں کے، جب سے دنیا بنی ہمارا جو نباتات زمین سے اُگائی گئی، ہمارا ستاروں کے آسمان پر، ہمارا جاندار مخلوق کے سانسوں کے، ہمارا مخلوق کے جو تیرے علم ہے کراں میں ہے، ہمارا بارش اور شبنم کے قطروں کے، ہمارا درختوں کے پتوں کے، ہمارا جڑی بوٹیوں کے، ہمارا ریت کے اور زمین کے ذروں کے، ہمارا پھولوں اور پھیلوں کے اتنا درود بھیج بھر جائے دنیا، بھر جائے آخرت، ہمارا روحوں کے، ہمارا جو کچھ لوح محفوظ پر لکھا ہے، ہمارا تحتِ اعراس سے سدرۃ المنتہی تک۔

Click For More Books

بسم الله الرحمن الرحيم

جو مسلمان وفات پا جائے اسکے مال میں چار حق ہوتے ہیں۔

(۱) تجہیز و تکفین (۲) قرض ادا کرنا (۳) وصیت (۴) ورثاء۔ یہ علی الترتیب ہیں۔

قرضہ:

جب کفن کے اخراجات ہو گئے تو اس کا قرض ادا کیا جائے یہ وصیت سے پہلے کیا جائے۔
اگر اس کا قرض 20 روپے ہے اور اس نے 40 روپے ترکہ چھوڑا تو 20 روپے بچ گئے۔
لیکن اگر اس کا قرض ایک شخص کا 10 روپے ہے اور دوسرے کا 5 روپے اور اس نے 9 روپے چھوڑے

ترکہ 9 روپے

مسئلہ ۱۵

دوسرے کا 5 روپے

ایک شخص کا قرض 10 روپے

اسکو 3

اسکو ملے گا 6

یہ 2 اور ایک کی نسبت ہوگی یا ایک کا $\frac{2}{3}$ دو تہائی قرض ہے ایک کا $\frac{1}{3}$ ایک تہائی۔ اب
9 کا دو تہائی 6 اور 9 کا ایک تہائی 3 حق مہر ادا نہیں کیا تو یہ قرضہ ہے اس کو ادا کرنا ہوگا۔

ایک شخص مر گیا۔ اسکے بیٹے کے پاس ایک شخص آیا اور اسے کہا کہ تیرے باپ کے پاس
میں نے ایک ہزار روپے امانت رکھے تھے اور دوسرا شخص آیا اور کہا کہ میں نے تیرے باپ کو ایک
ہزار قرض دیا ہے۔ اس بیٹے نے کہا کہ تم دونوں سچ کہتے ہو اب میت نے ترکہ کل ایک ہزار چھوڑا
ہے تو بیٹا پانچ پانچ سو دونوں کو دے دے۔ نیز میت کا قرضہ وصول کر کے ورثاء میں تقسیم کیا جائے گا۔

وصیت: اگر میت کا ترکہ 21 کنال زمین ہے تو وہ 1 کنال زمین کی وصیت کر سکتا ہے
پاگل مجنون نابالغ نہیں کر سکتا اور اگر پیٹ کے بچہ کیلئے وصیت کی 6 ماہ کے اندر پیدا ہو گیا تو نافذ
ہوگی وصیت داجب اور مستحب کرے مباح اور مکروہ وصیت سے پرہیز کرے ورنہ نابالغ ہیں اور نابالغ
اور مجنون نہیں تو میت کے تہائی مال سے زائد کی وصیت جائز کر دیں تو نافذ ہوگی اگر تین لاکھ روپیہ
ہے تو ایک لاکھ کی یعنی $\frac{1}{3}$ ایک تہائی کی وصیت کر سکتا ہے خواہ وہ چاندی سونا ہو یا نقد روپیہ پیسہ ہے
یا زمین یا دیگر اموال وصیت تیسرا حصہ کی اچھے کام کے لئے کر سکتا ہے زیادہ کی نہیں اور تیسرے

حصہ سے کم کی بھی کر سکتا ہے۔ مسلم کی وصیت ذمی کافر کے لیے اور ذمی کی وصیت مسلمان کے لئے جائز ہے۔ مسلمان کی وصیت عیسائی فقراء کے لیے جائز ہے۔ وصیت بیت المال پر مقدم ہے۔ تنہائی مال کی وصیت میں وارثوں کی رضامندی ضروری نہیں۔

پوتا: ایک شخص مر گیا اس نے ایک لڑکا اور ایک پوتا چھوڑا تو پوتے کو کچھ نہیں ملے گا۔

مسئلہ ترکہ ایک ایکٹرز مین یا ایک لاکھ روپے

بیٹا سارا مال لے گا
پوتا
محبوب

اب وہ اپنی زندگی میں پوتے کے لئے وصیت کرے وارث کے لیے وصیت باطل ہے اگر دوسرے وارث اجازت نہ دیں۔ پوتا وارث نہیں بن رہا اسلئے اسکو وصیت کر کے مال دے جائے۔

اعتراض

آج کے نام نہاد تعلیم یافتہ لوگ معترض ہیں پوتا کیوں محروم ہے اب اصول ہے نزدیکی رشتہ داری۔ دور کی رشتہ داری کو محروم کرے گی پھر اب ایک آدمی مر گیا اسکا والد بھی زندہ ہے دادا بھی اب دادا محروم ہے باپ کو سب ملے گا اب اصل اولاد تو دادا کی ہے والد کی وجہ سے دادا محروم ہو گیا اسی طرح بیٹا ہونے کی صورت میں پوتا محروم ہوا دادا میت کے باپ کو پالا بڑا کیا اسکے لئے جائیداد بنائی پھر بھی پوتے کا وارث نہ ہوا۔

اب بڑا بھائی ہے اسنے اپنے چھوٹے بھائی کو پالا بڑا کیا علم پڑھایا روزگار لگایا اب چھوٹے بھائی کے گھر بچہ پیدا ہوا دوسرے دن چھوٹے بھائی کی موت ہو گئی اب چھوٹے بھائی کا سارا مال اسکے ایک دن کے بچے کو ملے گا اب بڑے بھائی کی خدمت کدھر گئی ایسے اعتراض کرنا جہالت ہے کہ پوتا وارث کیوں نہیں؟

میراث سے محروم کرنے والے ۱۴ اسباب ہیں:

(۱) غلام ہونا (۲) مورث کا قاتل ہونا (۳) دین کا اختلاف مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہ ہوگا (۴) ملکوں کا اختلاف مسلمان جس ملک میں ہو گئے ایک دوسرے کے وارث ہو گئے یہ فقط کفار کے لئے جسکی الفوج الگ بادشاہ اور وہ ایک دوسرے کا خون حلال سمجھتے ہوں۔

Click For More Books

قاتل ہونا: اگر کوئی شخص مکلف ہے (بمجنون پاگل یا بچہ نہیں ہے) اپنے مورث کو قتل کر دے تو مقتول کا ترکہ سے اسے کچھ نہیں ملے گا میراث سے محروم ہوگا اس سے مراد ایسا قتل ہے جس سے قصاص یا کفارہ واجب ہو تو میراث سے محروم ہوگا

قتل کی مختلف اقسام

- (۱) قتل عمد: تیز دھار آلہ۔ گولی یا آگ سے جلا نا قتل عمد ہے۔
- (۲) شبہ عمد: اگر اینٹ پتھر یا لالٹھیوں سے مار مار کر قتل کرے۔
- (۳) قتل خطا: اسکو حربی یا مرتد سمجھ کر قتل کیا یا شکار سمجھ کر یا شکار پر گولی چلائی اسکو جا لگی۔
- (۴) قائم مقام خطا: سوتے ہیں یا چھت سے انسان پر گر پڑا اور وہ مر گیا ان سب صورتوں میں وارث نہ بنے گا ان میں یا تو قصاص ہے یا کفارہ۔
- (۵) قتل بالسبب (۵) اگر راستہ میں پتھر یا لکڑی رکھی اور اس سے ٹھوکر کھا کر مورث مر گیا یا پرائے جگہ میں کنواں کھودایا اور اکیمیں گر کر مر گیا تو اس صورت میں عصبہ پر دیت ہے قاتل پر نہ قصاص ہے نہ کفارہ ایسی صورت میں وارث بنے گا قاتل کے باپ بیٹے کے لیے وصیت کر سکتا ہے عورت نے خاوند کو قتل کر دیا اب شوہر عورت کے باپ کے لیے وصیت کر سکتا ہے یا ایک بھائی نے دوسرے بھائی کو قتل کر دیا تو مقتول مورث بھیجتا کے لیے وصیت کر سکتا ہے۔

(۲) دین کا اختلاف

(۱) اگر کوئی اسلام چھوڑ کر دوسرا مذہب اختیار کرے (معاذ اللہ) مرتد ہو جائے تو اسلام کے زمانے کے اموال قرضے اتار کر مسلمان ورثاء میں تقسیم ہونگے اور کفر کے زمانے کے اموال فقراء پر تقسیم ہونگے یا صدقہ کر دیے جائیں گے۔ اگر کافر مسلمان ہو گیا اس کا کوئی وارث نہ ہو تو جسکے ہاتھ پر مسلمان ہوا وہ سارا مال لے گا۔

(۲) مرتد عورت کے اموال زمانہ اسلام زمانہ امداد کے ورثاء پر تقسیم ہونگے مرتد اور مرتدہ کسی مسلمان کے مال کے وارث نہ ہونگے بلکہ دوسرے مرتد کے کبھی وارث نہ بنیں گے البتہ پوری بستی مرتد ہوگی تو ایک دوسرے کا مال ورثہ میں پائیں گے

(۳) اگر باپ قادیانی ہو گیا تو بیٹا مسلمان ہے تو بیٹا وارث نہ ہوگا نہ باپ
(۴) اگر بیٹا قادیانی ہو گیا باپ مسلمان ہے تب بھی ایک دوسرے کے وارث نہ ہونگے کفار کے
مختلف گروہ یہودی۔ کفار عیسائی۔ بت پرست سب ایک دوسرے کے وارث ہونگے۔
تجہیز و تکفین۔ قرضہ جات اور وصیت کے بعد جو میراث بچ گئی اسکی تقسیم درج ذیل
ترتیب سے عمل میں آئے گی۔ اب وارثوں کا حق مال پر ہوگا۔

(۱) اصحاب فرائض: ان ورثاء میں تقسیم ہوگا جو قرآن و حدیث اور اجماع امت کی رو سے مقررہ
حصوں والے ہیں اصحاب فرائض نہ ہوں یا مال بچ جائے تو عصباء نسبیہ پر تقسیم ہوگا اگر عصباء نہ
ہو جائے تو ذوالفرائض کی طرف دوبارہ لوٹے گا۔ ذوالفرائض نہ ہو تو ذوالارحام کو دیا جائے گا۔

پھر وہ شخص جس کے نسب کا مرنے والے نے کسی دوسرے پر اس طرح اقرار کیا ہو کہ
اس کا نسب اسکے اقرار کی وجہ سے ثابت نہ ہو سکا یعنی جس پر نسب کا اقرار کیا ہو کہ اس نے تصدیق
نہ کی ہو بشرطیکہ اقرار کنندہ اپنے اقرار پر مراد ہو مثلاً مرنے والے نے ایک شخص کے بارے میں یہ
اقرار کیا کہ یہ میرا بھائی ہے اب اس اقرار کا مفہوم یہ ہوا کہ اس شخص کا نسب میرے باپ سے
ثابت ہے اور باپ اسکو اپنا بیٹا تسلیم نہیں کرتا پھر جو بچا ہو وہ اس شخص کو دیا جائے جس کے لئے میت
نے کل مال کی وصیت کی تھی اور پھر بھی بچے تو صدقہ کر دیئے۔

اصحاب فرائض کا بیان

یہ حصے جن کا ذکر ہوا شرعی طور پر بارہ قسم کے افراد کے لئے مقرر ہیں ان کو اصحاب فرائض
کہتے ہیں ان میں سے چار مرد اور آٹھ عورتیں ہیں، مرد یہ ہیں (۱) باپ (۲) جد صحیح یعنی دادا پر دادا
(اوپر تک)۔ (۳) ماں جابا بھائی (۴) شوہر عورتیں یہ ہیں (۱) بیوی (۲) بیٹی (۳) پوتی (بیٹے
تک)۔ (۴) حقیقی بہن (۵) باپ شریک بہن (۶) ماں شریک بہن (۷) ماں (۸) اور جدہ صحیحہ۔
مسئلہ ۱ جد صحیح، اس دادا کو کہتے ہیں کہ جس کی میت کی طرف نسبت میں مونث کا واسطہ
بچ میں نہ آئے۔ جیسے باپ کا باپ اور دادا کا باپ (عائلیہ ص ۴۸)

مسئلہ ۲ جد فاسد۔ اس کو کہتے ہیں جس کی میت کی طرف نسبت میں مونث کا واسطہ
آئے جیسے ماں کا باپ جس کو ہم نانا کہتے ہیں، یا ماں کے باپ کا باپ یا دادی کا باپ۔

Click For More Books

مسئلہ ۳ جدہ صحیحہ۔ وہ دادی ہے جس کی نسبت میت کی طرف کی جائے تو درمیان میں جد فاسد کا واسطہ نہ آئے لہذا باپ کی ماں اور ماں کی ماں دونوں جدہ صحیحہ ہیں۔

مسئلہ ۴ جدہ فاسدہ وہ دادی یا نانی ہے جس کی میت کی طرف نسبت میں جد فاسد آجائے، جیسے نانا کی ماں اور دادی کے باپ کی ماں (شریفیہ ع ۲۳)

مسئلہ ۵ جد صحیح اور جدہ صحیحہ اصحاب فرائض میں سے ہیں، جب کہ جد فاسد اور جدہ فاسدہ اصحاب فرائض میں سے نہیں ہیں بلکہ ذوی الارحام میں سے ہیں، ان کا مفصل بیان ذوی الارحام کی بحث میں آئیگا۔ (شریفیہ ع ۲۳)

باپ کے حصوں کا بیان

مسئلہ ۱ باپ کی تین مختلف حالتیں ہیں اور ہر حالت میں اس کا الگ حصہ ہے۔
مسئلہ ۲ جب باپ کے ساتھ میت کا کوئی بیٹا، یا پوتا (نیچے تک) ہو تو باپ کو کل مال میں سے صرف چھٹا حصہ ملے گا، یعنی $\frac{1}{4}$ (عالمگیری $\frac{۴۴۸}{۴}$)

مثلاً ۱ مسئلہ ۶	یا ۲ مسئلہ ۶
باپ	باپ
۱	۱
بیٹا	پوتا
۵	۵

مثلاً اگر کوئی شخص مر گیا اسے ۶۰۰ گز زمین ترکہ میں چھوڑی ہے ۱۰۰ اسکے باپ کو اور ۵۰۰ بیٹے کو ملے گا

۶ کنال زمین ترکہ میں بچی ہے اور اس کا ایک بیٹا اور ایک والد ہے تو ۵ کنال بیٹا کو ایک کنال والد لے گا اسی طرح سونا اگر ۱۲ تولہ ہے تو ۲ تولہ والد ۱۰ تولہ بیٹا لے گا اسی طرح کل مال تقسیم ہوگا اسی نسبت سے پوتے کو

مسئلہ ۳ اگر باپ کے ساتھ میت کی بیٹی یا پوتی (نیچے تک) ہے، تو باپ کو چھٹا حصہ بطور صاحب فرض کے ملے گا اور اگر تقسیم کے بعد بچ جائے گا تو وہ باپ کو بطور عصبہ کے ملے گا (عالمگیری $\frac{۴۴۸}{۴}$ خزانۃ المستفتین)

اب اگر کوئی شخص فوت ہو گیا اس کی ایک بیٹی اور ایک باپ ہے یا ایک پوتی ہے اور ایک باپ بھی وارثوں میں فقط دو ہیں باپ کو چھٹا حصہ فرض ہے اور بیٹی کا آدھا

کل مال چھ روپے ہے باپ کو ایک روپیہ ملے گا اور بیٹی کو ۳ روپے کل ۳ روپے ہو گئے
اب ۲ روپے کدھر جائیں یعنی باپ کو ملیں گے باپ کے نصف ہو گئے اور بیٹی کے نصف اسی طرح
بیٹی نہیں ہے اسکی جگہ پوتی ہے تو کل مال آدھا باپ اور آدھی پوتی لے گی باپ کا چھٹا حصہ تھا آدھا
اسلیے ملا کہ۔ بچا ہوا مال صاحب فرائض نسبہ کو لوٹا ہے اسکو رد کہتے ہیں یہ تفصیل آگے آئے
گی۔ باپ عصب بن جائے گا۔

مثلاً ۱۔ مسئلہ ۶		یا ۲۔ مسئلہ ۶	
باپ	بیٹی	باپ	پوتی
۳ = ۲ + ۱	۳	۳ = ۲ + ۱	۳

مسئلہ ۴ جب باپ کے ساتھ میت کا بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی (نیچے تک) نہ ہو تو باپ کو صرف
بطور عصو بت اصحاب فرائض سے بچ جانے کے بعد بیٹی ملے گا، اور اس صورت میں کوئی معین حصہ
نہیں بلکہ جو کچھ بچا ہو گا وہ سب باپ کو ملے گا، (سراجی ۷۷)

مسئلہ ۱		مثلاً ۳۔ مسئلہ ۳	
باپ	بہن بھائی	مال	باپ
کل مال لے گا	محروم	۱	۲

مسئلہ تین سے مراد مال کے تین حصے ہو گئے تہائی ۱/۳ ماں لے گی باقی باپ

جد صحیح کے حصوں کا بیان

مسئلہ ۱ جب باپ نہ ہو تو دادا (جد صحیح) سوائے چند صورتوں کے باپ ہی کی طرح
ہے، (سراجی ۳ شریفیہ ۲۴)

مثال ۱۔ مسئلہ ۶		مثال ۲۔ مسئلہ ۶	
دادا	بیٹا	دادا	پوتا
۱	۵	۱	۵

مثال ۳۔ مسئلہ ۶		مثال ۴۔ مسئلہ ۶	
دادا	بیٹی	دادا	پوتی
۳ = ۲ + ۱	۳	۳ = ۲ + ۱	۳

Click For More Books

مسئلہ چھ سے مراد مال کے چھ حصے کریں گے ایک حصہ دادا کو نصف مال بیٹی کا چھ کا نصف تین اب دو حصے بچ گئے یہ بطور عصبہ دادا کو ملیں گے۔

مثال - ۵۔ مسئلہ ۳		۱	
ماں	دادا	دادا	بہن بھائی
۱	۲	۱	۲

مسئلہ ۲ = باپ کی ماں، باپ کے ہوتے ہوئے میراث سے محروم ہوگی مگر دادا کے ہوتے ہوئے محروم نہ ہوگی۔ (شریفہ ص ۲۴)

مثال - ۱۔ مسئلہ ۱		مثال - ۲۔ مسئلہ ۶	
دادی	باپ	دادا	دادی
۴	۱	۵	۱

مسئلہ ۳ = اگر شوہر یا بیوی کا انتقال ہو جائے اور دونوں میں سے کوئی ایک زندہ ہو اور اس کے ساتھ میت کے ماں باپ بھی ہوں تو اس صورت میں باپ تو ماں کے حصہ کو گھٹا دیگا کہ شوہر یا بیوی کے حصہ کے بعد جو بچے گا وہ اس کا تہائی پائے گی اور اگر باپ کی جگہ دادا ہو تو وہ مال کا حصہ نہیں گھٹا سکتا بلکہ ماں دادا کے ہوتے ہوئے پورے مال کا تہائی پائے گی۔ اسکو مثال سے یوں سمجھنا چاہیے۔

مثال - ۱۔ مسئلہ ۶		
باپ	ماں	شوہر
۲	۱	۳

اس کی توضیح یہ ہے کہ شوہر کو نصف ملا، اور ماں کو شوہر کا حصہ ٹکالنے کے بعد جو بچا تھا۔ اس میں سے تہائی ملا، حالانکہ ماں کا حصہ کل مال کا تہائی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر ہم ماں کو کل مال کا تہائی دیتے تو اس کا حصہ باپ کے برابر ہو جاتا جو درست نہیں، اسلیئے باپ نے ماں کے حصہ کو گھٹا دیا جبکہ دادا ایک واسطہ ہو جانے کی وجہ سے ایسا نہیں کر سکتا، مثال ملا خطہ ہو، (مصنف) اگر ۱۲ ایکڑ زمین ہے $\frac{1}{4}$ بیوی کو یعنی ۳ ایکڑ اور $\frac{1}{8}$ ماں کو یعنی ۱.۵ ایکڑ باقی دادا لے گا۔

مثال - ۱۔ مسئلہ ۱۲		
ماں	بیوی	دادا
۴	۳	۵

اس صورت میں ماں کو پورے مال کا تہائی ملے گا۔

مسئلہ ۴ = حقیقی بھائی بہن ہوں یا علاقائی ہوں یا اخینانی سب کے سب باپ کے ہوتے

ہوئے بالا اتفاق محروم ہے عالمگیری۔ کافی۔ سراجی

مثالیں ملاحظہ ہوں:-

مثال ۱۔ مسئلہ ۱		
بپ	حقیقی بہن	حقیقی بھائی
۱	۲	۲

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دادا کے ہوتے ہوئے بہن بھائی محروم ہونے کا فتویٰ دیا (سراجی۔ کافی عالمگیری)

مثال ۲۔ مسئلہ ۱		
دادا	بھائی	بہن
۱	۲	۲

مسئلہ ۵ = باپ کے ہوتے ہوئے دادا محروم رہے گا کیونکہ رشتہ داری میں اصل باپ ہی ہے،

مثال۔ مسئلہ ۱	
بپ	دادا
۱	۲

ماں شریک بھائیوں اور بہنوں کے حصہ کا بیان

مسئلہ اخینانی بہن بھائی اگر ماں شریک بھائی بہن صرف ایک ہے تو اسے چھ حصہ ملے گا

مثال۔ مسئلہ ۶		
شوہر	ماں شریک بھائی	چچا
۳	۱	۲

(اگر چچا زندہ نہیں تو اسکی مذکر اولاد کو ملے گا) اخینانی بہن بھائی اور ان کی اولاد حصہ نہیں بنے گی۔

مسئلہ ۲ = اگر ماں شریک بھائی بہن دو یا دو سے زائد ہوں تو وہ سب ایک تہائی $\frac{1}{3}$

میں شریک ہو جائیں گے۔ اور ان بھائی بہنوں کو برابر حصہ ملے گا (سراجی ص ۷)

Click For More Books

مثال - مسئلہ ۱۲

بیوی	ماں شریک بھائی	ماں شریک بہن	چچا
۳	۲	۲	۵

مسئلہ ۳ = ماں شریک بھائی یا بہن میت کے بیٹا بیٹی، پوتا پوتی (نیچے تک) باپ یا دادا کے ہوتے ہوئے محروم ہو جائیں گے، (عالمگیری ۴۵۰/۴)

مثال - ۲ - مسئلہ ۱

باپ	ماں شریک بھائی	دادا	ماں شریک بھائی
۱	۲	۱	۲

نوٹ - ماں شریک بہنیں بھی عام حالتوں میں ماں شریک بھائیوں کی طرح ہیں۔

شوہر کے حصوں کا بیان

مسئلہ ۱ = شوہر کو کل مال کا آدھا $\frac{1}{2}$ اس صورت میں ملے گا جبکہ اس کے ساتھ میت کا کوئی بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی (نیچے تک) نہ ہو (عالمگیری ۴۵۰/۴)۔ درمختار ص ۶۷۶ یعنی ۲ لاکھ روپیہ ہے تو ایک لاکھ باپ کو ایک لاکھ شوہر کو ملے گا۔

مثال - مسئلہ ۲ یہ میت عورت کی ہے اس کے باپ کو حصہ ملے گا۔

شوہر	باپ
۱	۱

مسئلہ ۲ = اگر شوہر کے ساتھ میت کا کوئی بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی (نیچے تک) ہو تو اس صورت میں شوہر کو چوتھائی حصہ ملے گا $\frac{1}{4}$ ، (عالمگیری ۴۵۰/۴)۔ درمختار ص ۶۷۶

مثال ۱ - مسئلہ ۳ اگر اس میت عورت کا بیٹا پہلے خاوند سے ہے تب بھی شوہر کو چوتھائی حصہ ملے گا۔

بیٹا	شوہر
۳	۱

یہاں میت عورت کا بھائی یعنی اس کی بیٹی کا ماموں ہوتا اس کو حصہ ملتا اب بیٹی کے نانے کا بھائی یعنی عورت میت کے چچا کو حصہ ملے گا۔

مثال - ۲ - مسئلہ ۴

بیٹی	چچا	شوہر
۲	۱	۱

مثال ۱۔ مسئلہ	
شوہر	۱
پوتا	۳

بیویوں کے حصوں کا بیان

مسئلہ ۱ = اگر میت کی بیوی کے ساتھ میت کا بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی نہ ہو تو اس کو کل مال کا چوتھائی $\frac{1}{4}$ ملے گا، (عالمگیری $\frac{1}{5}$) یعنی اگر ۳ تولہ سونا ہے تو ۳ تولہ بیوی کو ۳ تولہ بھائی کو۔

مثال ۲۔ مسئلہ	
بیوی	۱
بھائی	۳

مسئلہ ۲ = اگر میت کی بیوی کے ساتھ میت کا بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی ہو تو اس کو آٹھواں حصہ ملے گا $\frac{1}{8}$ (عالمگیری $\frac{1}{4}$) یعنی اگر ۸ کنل زمین ہے ایک کنل بیوی کو ۷ کنل بیٹے کو اگر بیٹا نہیں ہے تو پوتے کو ۷ کنل ملے گا اگر دو یا زیادہ بیویاں ہیں تو وہ آٹھویں حصہ میں یعنی ایک کنل میں برابر شریک ہوں گی۔

مثال ۳۔ مسئلہ	مثال ۴۔ مسئلہ
بیٹا	بیوی
۷	۱
پوتا	بیوی
۷	۱

اولاد پیدا کرنے کا سبب ہونے کی وجہ سے شوہر اور بیوی اپنے مقررہ حصہ سے زیادہ نہیں لے سکتے ان پر رد نہیں ہے۔ نسبی اصحاب الفرائض پر رد ہے۔

حقیقی بیٹیوں کے حصوں کا بیان

مسئلہ ۱ = اگر صرف ایک بیٹی ہو تو اس کو آدھا $\frac{1}{2}$ ملے گا، (عالمگیری $\frac{1}{4}$) درمختار $\frac{1}{2}$

مثال ۱۔ مسئلہ	
باپ	۳ = ۲ + ۱
بیٹی	۳

مسئلہ ۲ = اگر بیٹیاں دو یا دو سے زائد ہوں تو ان سب کو دو تہائی $\frac{2}{3}$ ملے گا۔ اور ان میں برابر برابر تقسیم ہوگا، (عالمگیری $\frac{1}{4}$) درمختار $\frac{1}{2}$

Click For More Books

مسئلہ ۳		
بھائی	بھئی	بھئی
۱	۱	۱

مسئلہ ۳ = اور اگر بھئی کے ساتھ میت کا لڑکا بھی ہو تو بھئی اور بیٹا دونوں عصبہ بن جائیں گے اور مال بطور عصبہ بت دونوں میں اس طرح تقسیم ہوگا کہ بیٹے کو بہ نسبت بھئی کے دو گنا دیا جائے گا، (عالمگیری $\frac{۳۳۸}{۶}$ درمختار $\frac{۶۷۶}{۵}$)

مثال ۱۔ مسئلہ ۴		
شوہر	بھئی	بیٹا
۱	۱	۲

مثال ۲۔ مسئلہ ۴				
شوہر	بھئی	بھئی	بیٹا	بیٹا
۶	۳	۳	۶	۶

پوتیوں کے حصوں کا بیان

مسئلہ ۱ = اگر میت کے بیٹا نہیں صرف ایک پوتی ہے تو اس کو آدھا $\frac{۱}{۲}$ ملے گا، (عالمگیری $\frac{۳۳۸}{۶}$ درمختار $\frac{۶۷۶}{۵}$)

مسئلہ ۸		
بیوی	چچا	پوتی
۱	۳	۲

مسئلہ ۲ = اگر میت کا بیٹا بھئی نہیں ہے دو پوتیاں ہیں یا دو سے زائد تو وہ دو تہائی میں شریک ہوں گی (عالمگیری $\frac{۳۳۸}{۶}$ درمختار $\frac{۶۷۶}{۵}$)

مثال ۱۲۔ مسئلہ ۱۲					
شوہر	چچا	پوتی	پوتی	پوتی	پوتی
۳	۱	۲	۲	۲	۲

مسئلہ ۳ = اگر میت کی ایک بھئی ہے تو پوتی ایک ہو یا ایک سے زائد وہ سب کی سب چھٹے حصے $\frac{۱}{۶}$ میں شریک ہوں گی، تاکہ لڑکیوں کا حصہ دو تہائی پورا ہو جائے اس سے زائد نہ ہو، کیونکہ قرآن

کریم میں لڑکیوں کا حصہ دو تہائی سے زائد کسی صورت میں نہیں ہے، اب آدھا تو حقیقی بیٹی نے قوت قرابت کی وجہ سے لے لیا تو صرف چھٹا حصہ ہی باقی رہا جو پوتیوں کو بٹائے گا، (شریفیہ ۳۳ عالمگیری $\frac{۲۲۸}{۶}$ درمختار $\frac{۶۷۱}{۵}$) عورتوں کا زیادہ سے زیادہ حصہ دو تہائی ہے ۱۲ سے ۱۸ اب بیٹی کو نصف ۶ مل گیا ۲ بچ گیا یہ پوتی کو دیں گے۔

مثال - مسئلہ ۱۲

شوہر	بیٹی	پوتی	پوتی	چچا
۳	۶	۱	۱	۱

مسئلہ ۲ = پوتیاں میت کی دو حقیقی بیٹیوں کے ہوتے ہوئے محروم ہو جائیں گی بشرطیکہ میت کا کوئی پوتا پر پوتا (بیچے تک) نہ ہو (عالمگیری $\frac{۲۲۸}{۶}$ درمختار $\frac{۶۷۱}{۵}$)

مثال - مسئلہ ۲۲

زوجہ	بیٹی	بیٹی	پوتی	چچا
۳	۸	۸	۴	۵

مسئلہ ۵ = اگر پوتیوں کے ساتھ میت کی دو حقیقی بیٹیاں بھی ہوں اور پوتا یا پر پوتا (بیچے تک) ہو، تو پوتیاں، پوتے یا پر پوتے کے ساتھ عصبہ ہو جائیں گی، (عالمگیری $\frac{۲۲۸}{۶}$ درمختار $\frac{۶۷۱}{۵}$)

مثال - ۱۔ مسئلہ ۳ ع

بیٹی	بیٹی	پوتی	پوتا
$\frac{۱}{۳}$	$\frac{۱}{۳}$	$\frac{۱}{۳}$	۲

مثال - ۲۔ مسئلہ ۳ ع

بیٹی	بیٹی	پوتی	پر پوتا
$\frac{۱}{۳}$	$\frac{۱}{۳}$	$\frac{۱}{۳}$	۲

یعنی بیٹیاں ۱۹ یکڑ زمین سے $\frac{۲}{۳}$ یعنی ۱۶ یکڑ لیں گے۔ دو تہائی سے زیادہ لڑکیوں کا حصہ نہیں ہے باقی ۱۳ یکڑ میں ۱۲ یکڑ پوتا ایک ایکٹر پوتی لے گی پوتی نے اپنے بھائی سے حصہ لیا ہے لڑکے کا حصہ لڑکی سے دگنا ہے اگر پوتا پوتی نہیں ہے تو چچا کی مذکر اولاد لے گی چچا زاد بہنوں کو حصہ نہیں مل سکتا یعنی میت کے بھتیجے وارث ہو گئے بھتیجیاں وارث نہیں بنیں گی۔

افغانستان سے مسئلہ آیا ایک شخص فوت ہو گیا ۶ جریب زمین چھوڑی اسکے ۲ بیٹے تھے ایک سے ایک بیٹا ہے ایک سے پانچ بیٹے ہیں انکے والد پہلے فوت ہو گئے ہیں اب تقسیم کیسے ہوگی۔

Click For More Books

یعنی دادا کی ۶ جریب زمین ہے اسکے دونوں بیٹے فوت ہیں پوتے ایک بیٹے سے ایک اور دوسرے سے ۵ ہیں۔

میتہ ۶ جریب زمین ترکہ:

اپوتا (ایک بیٹے سے) ۵ پوتے (دوسرے بیٹے سے) ۵ جریب

ہر ایک کو ایک ایک جریب ملے گی اگر بیٹے زندہ ہوتے تو دونوں کو تین تین جریب ملتی پھر تین جریب والے بیٹے کا ایک بیٹا تھا اسکو ۳ جریب ملتی لیکن اب پوتوں میں حصہ برابر تقسیم ہوگا مسئلہ سراجی میں نہیں ہے عالمگیری میں ہے یہ اور نگریب عالم گیر رحمۃ اللہ علیہ کا احسان ہے کہ ۵۰۰ علماء کو بیٹھا کر ایک مضبوط قانون بنا گیا یہ ۵۰۰ علماء کی متفقہ تصنیف ہے۔ دولا کھروپے اس کی تصنیف پر خرچہ آیا تھا مسئلہ ۶ = پوتوں کے ساتھ اگر میت کا بیٹا ہو تو پوتیاں محروم ہو جائیں گی، (عالمگیری

۴۳۸، درمختار ۶۷۶)

مثال ۱۔ مسئلہ ۵ کل مال بیٹے کا۔

پوتی ۲ پوتی ۲ بیٹا ۱

حقیقی بہنوں کے حصوں کا بیان

مسئلہ ۱ = اگر بہن ایک ہے تو اسے آدھا $\frac{1}{2}$ ملے گا۔ (عالمگیری ۴۳۸، درمختار ۶۷۶) کل مال آدھا آدھا ہوگا اگر چچا زندہ ہے ورنہ چچا کی مذکر اولاد وارث ہے۔

مثال ۲۔ مسئلہ ۲

بہن ۱ چچا ۱

مسئلہ ۲ = اگر بہنیں دو یا دو سے زائد ہیں تو وہ دو تہائی $\frac{2}{3}$ میں شریک ہوں گی۔ (عالمگیری ۴۳۸، درمختار ۶۷۶)

کل مال کے ۳ حصے کریں گے ۲ حصہ بہنوں کا اور تیسرا حصہ چچا کا چچا نہ ہو تو اسکی مذکر اولاد۔

مثال ۱۔ مسئلہ ۳

بہن ۱ بہن ۱ چچا ۱

مسئلہ ۳ = اگر میت کی بہنوں کے ساتھ میت کا کوئی بھائی بھی ہو تو وہ اس کے ساتھ مل

کر عصبہ ہو جائیں گی اور تقسیم مال فلذکر مثل حَظَّ الاَنْثٰیْنِ کی بنیاد پر ہوگی یعنی مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا۔ (عائگیری $\frac{۴۴۸}{۶}$ ، در مختار $\frac{۶۷۶}{۵}$)
کل مال کے ۴ چار حصے ہو گئے نصف بھائی نصف دونوں بہنیں۔

مثال ۱۔ مسئلہ ۲		
بہن	بہن	بھائی
۱	۱	۲

مسئلہ ۴ = اگر بہنوں کے ساتھ میت کی کوئی بیٹی، پوتی یا پر پوتی (بچے تک) ہو تو اب بہن عصبہ بن جائیگی، یعنی جو کچھ باقی بچے کا وہ لے گی، کیونکہ حدیث میں فرمایا بہنوں کو بیٹیوں کے ساتھ عصبہ بناؤ، در مختار $\frac{۶۷۶}{۵}$ بحر الرائق تبیین

کل مال ۶ حصوں میں تقسیم ہوگا ۳ حصے یعنی نصف بیٹی باقی دو حصے بہن ایک حصہ پوتی

مثال ۱۔ مسئلہ ۶		
بیٹی	پوتی	بہن
۳	۱	۲

باپ شریک بہنوں کے حصوں کا بیان (علاقائی بہنیں)

مسئلہ ۱ = اگر باپ شریک بہن ایک ہو اور حقیقی بہن کوئی نہ ہو تو اسے آدھا ملے گا (عائگیری $\frac{۴۵۰}{۶}$ در مختار $\frac{۶۷۶}{۵}$)

مثال ۲۔ مسئلہ ۲	
باپ شریک بہن	چچا
۱	۱

جہاں چچا لکھا ہے وہ چچا یا چچا زعمہ نہیں ہے تو چچا زاد (یعنی چچا کی زینہ اولاد) اگر وہ نہیں ہے تو چچا کا چچا اگر وہ نہیں تو اس کا چچا۔

مسئلہ ۲ = اگر دو یا دو سے زائد باپ شریک بہنیں ہوں تو وہ دو تہائی $\frac{۲}{۳}$ میں شریک ہوں گی، در مختار $\frac{۶۷۶}{۵}$ (عائگیری $\frac{۴۵۰}{۶}$)

مثال ۳۔ مسئلہ ۳		
باپ شریک بہن	باپ شریک بہن	چچا
۱	۱	۱

مسئلہ ۳ = اگر میت کی باپ شریک بہن یا بہنوں کے ساتھ ایک حقیقی بہن ہو، تو باپ شریک بہن یا بہنوں کو صرف چھانکلمۃ للثلاثین ملے گا، (عالمگیری $\frac{۴۵۰}{۶}$ درمختار $\frac{۶۷۶}{۵}$)

مثال - مسئلہ ۶

بہن	باپ شریک بہن	چچا
۳	۱	۲

مسئلہ ۴ = اگر باپ شریک بہن کے ساتھ میت کی دو حقیقی بہنیں ہوں تو اسکو کچھ نہ ملیگا اسلیئے کہ دو تہائی جوزائد سے زائد بہنوں کا حصہ تھا وہ پورا ہو چکا، (عالمگیری $\frac{۴۵۰}{۶}$ درمختار $\frac{۶۷۶}{۵}$)

مثال - مسئلہ ۳

بہن	بہن	باپ شریک بہن	چچا
۱	۱	۲	۱

مسئلہ ۵ = اگر باپ شریک بہن کے ساتھ میت کی دو حقیقی بہنیں ہوں اور باپ شریک بھائی بھی ہو تو حقیقی بہنوں کے حصہ کے بعد جو کچھ بچے گا وہ ان کے درمیان فَلْدَ کَرِ مِثْلِ حَظِّ الْأَنْثٰیْنِ کی بنیاد پر تقسم ہوگا (برابر عالمگیری $\frac{۴۰۴}{۶}$ عالمگیری $\frac{۴۵۰}{۶}$ درمختار $\frac{۶۷۶}{۵}$)

مثال - مسئلہ ۳ ع ۹

بہن	بہن	باپ شریک بہن	باپ شریک بھائی
$\frac{۱}{۳}$	$\frac{۱}{۳}$	$\frac{۱}{۳}$	۲

مسئلہ ۶ = اگر باپ شریک بہنوں کے ساتھ میت کی بیٹیاں یا پوتیاں (نیچے تک) ہوں تو یہ بہنیں ان کے ساتھ عصبہ ہو جائیں گی، (عالمگیری $\frac{۴۵۰}{۶}$ درمختار $\frac{۶۷۶}{۵}$)

مثال - مسئلہ ۲

بیٹی	باپ شریک بہن
۱	۱

مسئلہ ۷ = حقیقی بھائی بہن ہوں یا باپ شریک سب کے سب بیٹے یا پوتے (نیچے تک) اور باپ کے ہوتے ہوئے بالاتفاق محروم رہتے ہیں، اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک دادا کے ہوتے

ہوئے بھی محروم ہو جاتے ہیں اور توئی اسی پر ہے (عائگیری $\frac{۳۵۰}{۴}$ درمختار $\frac{۶۷۶}{۵}$)

مثال ۱۔ مسئلہ ۱

بیٹا	حقیقی بھائی	حقیقی بہن	باپ شریک بھائی	باپ شریک بہن
۱	۴	۴	۴	۴

مثال ۲۔ مسئلہ ۱

باپ	حقیقی بھائی	حقیقی بہن	باپ شریک بھائی	باپ شریک بہن
۱	۴	۴	۴	۴

مسئلہ ۸ = باپ شریک بھائی یا بہن، حقیقی بھائی کے ہوتے ہوئے محروم ہو جاتے ہیں (عائگیری $\frac{۳۵۰}{۴}$ درمختار $\frac{۶۷۶}{۵}$)

مثال ۱۔ مسئلہ ۱

حقیقی بھائی	باپ شریک بھائی	باپ شریک بہن
۱	۴	۴

ماں کے حصوں کا بیان

مسئلہ ۱ = اگر میت کی ماں کے ساتھ میت کا کوئی بیٹا یا بیٹی یا پوتا یا پوتی ہو تو ماں کو چھٹا

$\frac{۱}{۴}$ ملے گا (عائگیری $\frac{۳۵۰}{۴}$ درمختار $\frac{۶۷۶}{۵}$)

ماں کے کل ۱۸ حصے کریں گے چھٹا حصہ یعنی ۳ ماں کا

مثال ۱۔ مسئلہ ۱

ماں	بیٹا	بیٹی
۳	۱۰	۵

مسئلہ ۲ = اگر میت کی ماں کے ساتھ میت کے دو بھائی بہن ہوں خواہ وہ حقیقی ہوں،

باپ شریک ہوں یا ماں شریک، تو ماں کو اس صورت میں بھی چھٹا حصہ $\frac{۱}{۴}$ ملے گا، (عائگیری $\frac{۳۵۰}{۴}$ درمختار $\frac{۶۷۶}{۵}$)

Click For More Books

مثال - مسئلہ ۱۸

ماں	بھائی	بہن
۳	۱۰	۵

مسئلہ ۳ = اگر ماں کے ساتھ میت کے مذکور رشتہ دار نہ ہوں تو ماں کو کل مال کا تہائی حصہ $\frac{1}{3}$ ملے گا (عائگیری $\frac{۴۴۹}{۶}$)

مثال - مسئلہ ۳

ماں	بچا
۱	۲

مسئلہ ۴ = اگر ماں کے ساتھ شوہر اور بیوی میں سے بھی کوئی ایک ہو تو پہلے شوہر یا بیوی کا حصہ دیا جائے گا، پھر جو بچے گا اس میں سے ایک تہائی ماں کو دیا جائیگا، اور یہ صرف دو صورتوں میں ہے، (عائگیری $\frac{۴۴۹}{۶}$ درمختار

مثال - ۱ - مسئلہ ۶

ماں	باپ	شوہر
۱	۲	۳

مثال - ۲ - مسئلہ ۴

ماں	باپ	بیوی
۱	۲	۱

مسئلہ ۸ = اگر مذکورہ صورتوں میں بجائے باپ کے دادا ہو تو ماں کو کل مال کا تہائی ملے گا $\frac{1}{3}$ (عائگیری $\frac{۴۵۰}{۶}$)

مثال - مسئلہ ۱۲

ماں	بیوی	دادا
۳	۳	۵

دادی کے حصوں کا بیان

مسئلہ ۱ = جدہ صحیحہ جس کا بیان ہو چکا ہے اسکو چھٹا حصہ ملے گا، دادیاں اور نانیاں ایک سے زائد ہوں اور سب درجے میں برابر ہوں تو وہ بھی چھٹے حصے میں شریک ہوں گی (شریفیہ ۴۱ عالمگیری $\frac{۳۵۰}{۶}$ دردمختار $\frac{۶۷۶}{۵}$)

مثال ۱۔ مسئلہ ۶			مثال ۲۔ مسئلہ ۱۲		
دادی	چچا		دادی	نانی	چچا
۱	۵		۱	۱	۱۰

مسئلہ ۲ = اگر دادی و نانی کے ساتھ میت کی ماں بھی ہو تو دادی و نانی دونوں محروم ہو جائیں گی۔ (عالمگیری $\frac{۳۵۰}{۶}$ دردمختار $\frac{۶۷۶}{۵}$)

مثال ۱۔ مسئلہ ۱۲				
بیوی	ماں	نانی	دادی	چچا
۳	۴	۴	۴	۵

مثال ۱۔ مسئلہ ۱۲			
شوہر	ماں	دادی	چچا
۶	۴	۴	۳

مسئلہ ۳ = وہ دادیاں جو باپ کی طرف سے ہوں وہ باپ کے ہوتے ہوئے بھی محروم ہو جائیں گی۔ (شریفیہ ۴۲ عالمگیری $\frac{۳۵۰}{۶}$ دردمختار $\frac{۶۷۶}{۵}$)

مثال ۲۔ مسئلہ ۶		
بیٹا	باپ	دادی (باپ کی ماں)
۵	۱	۴

مسئلہ ۴ = وہ دادیاں جو باپ کی طرف سے ہوں اور دادا سے اوپر ہوں وہ دادا کے ہوتے ہوئے ساقط ہو جائیں گی لیکن باپ کی ماں ساقط نہ ہوگی کیونکہ اس کی رشتہ داری دادا کے واسطے سے نہیں (دردمختار $\frac{۶۷۶}{۵}$)

Click For More Books

مثال ۱۔ مسئلہ

بیوی	دادا	(پر دادی)	دادا کی ماں
۱	۳		۴

مثال ۲۔ مسئلہ

بیوی	دادا	دادی	(باپ کی ماں)
۳	۷	۲	

مسئلہ ۵ = قریب والی دادی و تانی دور والی دادی اور تانی کو محروم کر دے

مسئلہ

بیوی	باپ کی ماں	دادا	تانی کی ماں
۳	۲	۷	۴

عصبات کا بیان

مسئلہ ۱ = عصبات سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے مقرر شدہ حصے نہیں، البتہ اصحاب فرائض سے جو چلتا ہے انہیں ملتا ہے، اور اصحاب فرائض نہوں تو تمام مال انہی میں تقسیم ہو جاتا ہے (عالمگیری ۴۵۱/۶) الاختیار شرح المختار بحوالہ عالمگیری۔ در مختار ۶/۷۷۔ عصبات کی دو قسمیں ہیں، ۱۔ عصبہ نسبی اور ۲۔ عصبہ سببی

مسئلہ ۲ = عصبہ نسبی سے مراد وہ رشتہ دار ہیں جن کے مقررہ حصے نہیں ہیں، بلکہ اصحاب فرائض سے اگر کچھ چلتا ہے تو انہیں ملتا ہے، عصبہ نسبی کی تین قسمیں ہیں، ۱۔ عصبہ بنفسہ ۲۔ عصبہ بغیرہ ۳۔ عصبہ مع غیرہ (شریفہ ۳۵) ماں شریک بہن بھائی کبھی عصبہ نہیں بنیں گے اور زنان کی اولاد۔

مسئلہ ۳ = عصبہ بنفسہ سے مراد وہ مرو ہے کہ جب اس کی نسبت میت کی طرف کی جائے تو درمیان میں کوئی عورت نہ آئے، عصبہ بنفسہ کی چار قسمیں ہیں، ان میں عورت داخل نہیں۔

پہلی قسم = جزو میت، یعنی، بیٹے پوتے (نیچے تک)

دوسری قسم = اصل میت، یعنی میت کا باپ دادا (اوپر تک)

تیسری قسم = میت کے باپ کا جزو، یعنی بھائی پھر انکی مذکر اولاد در اولاد (نیچے تک)
چوتھی قسم = میت کے دادا کا جزو، یعنی چچا پھر انکی مذکر اولاد در اولاد (نیچے تک)
مسئلہ ۴ = ان چاروں قسموں میں وراثت بالترتیب جاری ہوگی، اور ترتیب وہی ہے جو ہم نے تقسیم میں اختیار کی ہے، یعنی اگر پہلی قسم کے لوگ موجود ہیں تو دوسری قسم کے لوگ عصبہ نہیں بنیں گے اور دوسری قسم کے ہوتے ہوئے تیسرے قسم کے عصبہ نہیں بنیں گے اور تیسری قسم کے ہوتے ہوئے چوتھی قسم کے نہیں بنیں گے، (در مختار ص ۷۷)

مثال ۱۔ مسئلہ ۱۲

شوہر	بیٹا	باپ
۳	۷	۲

مذکورہ صورت میں باپ کو بطور عصوبت کچھ نہیں ملا ہے $\frac{1}{4}$ بطور فرضیت دیا گیا ہے،

مثال ۲۔ مسئلہ ۴

شوہر	بیٹا	چچا
۱	۳	۴

مسئلہ ۵ = عصبات میں ترتیب و ترجیح کا ایک اصول تو ہم نے ذکر کر دیا کہ رشتہ داری کا قرب دیکھا جائے گا اس کے بعد دوسرا اصول یہ ہے کہ قوت قرابت کو دیکھا جائیگا، یعنی دوہری رشتہ داری والے کو اکہری رشتہ داری والے پر ترجیح ہوگی، اس میں مرد عورت کی بھی تفریق نہیں،

مثال ۱۔ مسئلہ ۴

بیوی	حقیقی بھائی	باپ شریک بھائی
۱	۳	۴

مثال ۲۔ مسئلہ ۸

بیوی	بہن	بہن	باپ شریک بھائی	حقیقی بہن
۱	۲	۲	۴	۳

مسئلہ ۶ = عصبہ بغیرہ چار عورتیں ہیں، یہ وہ عورتیں ہیں جن کا مقررہ حصہ نصف یا دو تہائی ہے، یہ

Click For More Books

عورتیں اپنے بھائیوں کی موجودگی میں عصبہ بن جائیں گی اور بجائے فرض کے صرف بطور عصوبت جو ملے گا وہ لیں گی، وہ عورتیں یہ ہیں ۱ بیٹی۔ ۲ پوتی۔ ۳ حقیقی بہن۔ ۴ باپ شریک بہن۔ (درمختار ۶۷۹/۵)

مثال ۱۔ مسئلہ ۴
 مثلاً مال کے چار حصے کریں گے چار روپے ہیں

شوہر	بیٹا	بیٹی
۱	۲	۱

مثال ۲۔ مسئلہ ۲
 مثلاً مال ۶ کنال زمین ہے

شوہر	بھائی	بہن
۳	۲	۱

مسئلہ ۷ = وہ عورتیں جن کا فرض حصہ نہیں ہے مگر ان کا بھائی عصبہ ہے وہ اپنے بھائی کیساتھ عصبہ نہیں ہوں گی، (درمختار ۶۷۹/۵)

مثال ۱۔ مسئلہ ۴

زوجہ	چچا	پھوپھی
۱	۳	۲

اس صورت میں باقی کل مال چچا کو ملے گا اور اس کی بہن جو میت کی پھوپھی ہے محروم رہے گی۔

مسئلہ ۸ = عصبہ مع غیرہ سے مراد وہ عورت ہے جو دوسری عورت کے ساتھ مل کر عصبہ بن جاتی ہے، جیسے حقیقی بہن یا باپ شریک بہن بیٹی کے ہوتے ہوئے عصبہ بن جاتی ہے۔

مثال۔ مسئلہ ۸

بیوی	حقیقی بہن	بیٹی
۱	۳	۲

مثال۔ مسئلہ ۸

بیوی	باپ شریک بہن	بیٹی
۱	۳	۲

حجب کا بیان

مسئلہ ۱ = علم الفرائض کی اصطلاح میں حجب سے مراد یہ ہے کہ کسی وارث کا حصہ کسی دوسرے وارث کی موجودگی کی وجہ سے یا تو کم ہو جائے یا بالکل ہی ختم ہو جائے اس کی دو قسمیں ہیں ۱ حجب نقصان اور ۲ حجب حرمان، (شریفہ ۵) محجوب داداوارث ہے باپ کی وجہ سے محجوب ہوا۔

محروم - قاتل بیٹا اور غلام جو وارث ہی نہ ہو۔ کتاب میں محروم سمجھانے کے لیے استعمال ہوا۔ والدین، زوجین اولاد بالکل حصہ سے محروم نہیں ہوتے۔

مسئلہ ۲ = حجب نقصان یعنی وارث کے حصہ کا کم ہو جانا، پانچ قسم کے وارثوں کیلئے ہے، شوہر کیلئے۔ اب چار حصوں سے شوہر کو دو حصے ملنے تھے بیٹے نے کم کر دیئے

مثال ۱۔ مسئلہ ۳	
شوہر	بیٹا
۱	۳

مثال ۲۔ مسئلہ ۸	
بیوی	بیٹا
۱	۷

بیوی کو اگر اولاد نہ ہو تو چوتھائی ملتا ہے مگر اولاد حصہ کم کر دیتی ہے، یعنی بجائے چوتھائی

کے آٹھواں ملے گا،

ماں کا حصہ بھی اولاد یا دو بھائی بہنوں کی موجودگی میں بجائے تہائی کے چھٹا رہ جاتا ہے۔

مثال ۳۔ مسئلہ ۶	
ماں	بیٹا
۱	۵

۳ پوتی۔ پوتی کا حصہ ایک حقیقی بیٹی کی موجودگی میں نصف سے کم ہو کر چھٹا رہ جاتا ہے۔

۵ باپ شریک بہن۔ اس کا حصہ ایک حقیقی بہن کی موجودگی میں نصف کے بجائے چھٹا رہ جاتا ہے۔

مثال ۴۔ مسئلہ ۶		
بیٹی	پوتی	چچا
۳	۱	۲

Click For More Books

مثال-۵۔ مسئلہ ۶

بہن	باپ شریک بہن	چچا
۳	۱	۲

مسئلہ ۳ = جب حرمان۔ یعنی کسی وارث کا دوسرے وارث کی وجہ سے محروم ہو جانا، (شریفیہ ۵۷)
 مسئلہ ۴ = ہر وہ شخص جس کو میت سے کسی شخص کے ذریعہ سے تعلق ہو وہ اس درمیانی شخص کی موجودگی میں وراثت سے محروم رہے گا، البتہ ماں شریک بہن اور بھائی اس قانون کے اطلاق سے مستثنیٰ ہیں، مثلاً دادا باپ کے ہوتے ہوئے محروم رہے گا۔

مثال-۱۔ مسئلہ ۴

بیوی	باپ	دادا	بیوی	ماں	نانی	بھائی
۱	۳	۴	۳	۲	۴	۵

مسئلہ ۵ = قریبی رشتہ دار دور والے رشتے دار کو محروم کر دیتا ہے۔

مثال-۳۔ مسئلہ ۸

بیوی	بیٹا	پوتا
۱	۷	۴

پوتا خواہ اس بیٹے سے ہو یا دوسرے بیٹے سے محروم رہے گا کیونکہ بیٹا بہ نسبت پوتے کے زیادہ قریب ہے،

مسئلہ ۶ = جو وارث خود میراث سے محروم ہو گیا ہے وہ دوسرے وارث کا حصہ کم یا بالکل ختم کر سکتا ہے،

مثال-۱۔ مسئلہ ۶

باپ	بھائی	بھائی	ماں
۵	۴	۴	۱

اب بھائی باپ کے ہوتے ہوئے محروم ہیں مگر اس کے باوجود انہوں نے ماں کا حصہ تہائی سے کم کر کے چھٹا کر دیا،

مثال-۱۔ مسئلہ ۲

بیوی	دادی	باپ	ثانی کی ماں
۱	۴	۳	۴

اس صورت میں دادی باپ کی وجہ سے محروم ہے مگر اسے پر ثانی کو محروم کر دیا،

حصول کے مخارج کا بیان

مسئلہ ۱ = اصطلاح فرائض میں مخرج سے مراد وہ چھوٹے سے چھوٹا عدد ہے جس میں سے تمام ورثہ کو بلا کسر انکے حصے تقسیم کئے جاسکیں، (درالمختار جلد ۵)

مثال-۱۔ مسئلہ ۶

ماں	بٹی	پوتی	چچا
۱	۳	۱	۱

یہاں چھ اصطلاح میں مخرج المسئلہ ہے، اگرچہ مسئلہ ۱۲ سے بھی بلا کسر درست تھا اور چوبیس سے بھی مگر چھ سب سے چھوٹا عدد ہے، لہذا یہی مخرج المسئلہ ہے،

مسئلہ ۲ = ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ مقررہ حصے چھ ہیں، جنکو دو قسموں پر تقسیم کیا گیا ہے،

پہلی قسم = (۱) آدھا، (۲) چوتھائی، (۳) آٹھواں =

دوسری قسم = (۴) دو تہائی، (۵) تہائی، (۶) چھٹا =

اب اگر کسی مسئلہ میں ایک ہی فرض حصہ ہو تو اس کا مخرج اس حصہ کا ہمنام عدد ہوگا،

(شرعیہ ۶۱)

مثلاً اگر چھٹا ہے تو مخرج مسئلہ ۶ قرار پائیگا، آٹھواں ہے تو آٹھ قرار پائیگا، اور آپ نے

مثالوں میں دیکھ لیا کہ مخرج مسئلہ وارثوں کے اوپر کھینچے جانے والے خط پر دائیں جانب لکھا جاتا ہے، آدھا حصہ اگر ہو تو اس کا مخرج دو ہے، اور دو تہائی ہو تو اس کا مخرج تین ہے،

مثال-۳۔ مسئلہ ۳

بٹی	بٹی	چچا
۱	۱	۱

Click For More Books

مسئلہ ۳ = اگر کسی مسئلہ میں ایک سے زیادہ حصے جمع ہو جائیں مگر وہ ایک ہی قسم کے ہوں (ان دو قسموں میں سے جو ہم نے بیان کی ہیں) تو سب سے چھوٹے حصے کا جو خرچ ہوگا وہی تمام حصوں کا ہوگا،

مثال ۱۔ مسئلہ ۶			
ماں	حقیقی بہن	حقیقی بہن	چچا
۱	۲	۲	۱

اس مثال میں ماں کا چھٹا حصہ ہے اور دو بہنوں کا دو تہائی ہے مگر چھٹا دو تہائی سے کم ہے لہذا ہم نے چھٹے کے ہمنام عدد کو خرچ مسئلہ قرار دیا ہے،

مثال ۲۔ مسئلہ ۷			
ماں	حقیقی بہن	حقیقی بہن	ماں شریک بہن
۱	۲	۲	۱

اس مثال میں دوسری قسم کے تمام حصے جمع ہو گئے ہیں۔ لہذا جو سب سے چھوٹے حصے کا خرچ ہمنام وہی تمام کا خرچ قرار پایا،
مسئلہ ۴ = اگر پہلی قسم کا نصف $\frac{۱}{۲}$ دوسری قسم کے کسی حصہ کے ساتھ آجائے یا سب کے ساتھ آجائے تو مسئلہ چھٹا سے ہوگا۔

مثال ۱۔ مسئلہ ۶			
شوہر	ماں	حقیقی بہن	ماں شریک بہن
۳	۱	۲	۲

اس مثال میں شوہر کا حصہ نصف ہے جو دوسری قسم کے تمام حصوں کے ساتھ آگیا ہے،
یعنی $\frac{۱}{۲}$ ، $\frac{۱}{۳}$ ، $\frac{۲}{۳}$ کیساتھ، اسلئے مسئلہ ۶ سے ہوگا پھر مول ہو کر ۱۰ سے ہو جائے گا۔

مثال ۲۔ مسئلہ ۷		مثال ۲۔ مسئلہ ۶	
شوہر	بہنیں	شوہر	ماں شریک بہنیں
۳	۲	۳	۲
۱	۱	۱	۱

مثال ۲۔ مسئلہ ۶					
ماں	بٹی	چچا	شوہر	حقیقی بہنیں ۲	ماں
۱	۳	۲	۳	۴	۱

مسئلہ ۵ = اگر چوتھائی دوسری قسم کے کسی حصے یا تمام حصوں کے ساتھ جمع ہو جائے تو خرچ مسئلہ ۱۲ بارہ ہوگا، (شرعیہ ۶۳)

مثال ۱۔ مسئلہ ۱۲			
بیوی	ماں	حقیقی بہنیں ۲	ماں شریک بہنیں ۲
۳	۲	۸	۴

اس مثال میں چوتھائی $\frac{1}{4}$ کے ساتھ $\frac{1}{4}$ ، $\frac{2}{3}$ ، $\frac{1}{3}$ سب ہی جمع ہیں اس لیے خرچ مسئلہ ۱۲ ہے۔

مسئلہ ۶ = اگر آٹھواں حصہ دوسری قسم کے تمام حصوں یا بعض حصوں کے ساتھ آجائے تو خرچ مسئلہ چوبیس ۲۴ ہوگا،

مثال ۱۔ مسئلہ ۲۴			
بیوی	بیٹیاں ۲	ماں	چچا
۳	۱۶	۴	۱

اس مثال میں آٹھواں، دودھائی اور چھٹے کے ساتھ آیا ہے اس لیے مسئلہ چوبیس سے کیا گیا ہے،

مثال ۲۔ مسئلہ ۲۴		
بیوی	بیٹیاں ۲	چچا
۳	۱۶	۵

عول کا بیان

مسئلہ ۱ = عول سے مراد اصطلاح فرائض میں یہ ہے کہ خرچ مسئلہ جب ورثاء کے حصوں پر پورا نہ ہوتا ہو یعنی حصے زائد ہوں اور خرچ کا عدد حصوں کے مجموعی اعداد سے کم ہو تو خرچ مسئلہ کے عدد

Click For More Books

میں اضافہ کر دیا جاتا ہے، اس طرح کی تمام ورثاء پر ان کے حصوں کی نسبت سے ہو جاتی ہے (در مختار ص ۵۳۷) اس میں صرف فرض حصہ والے افراد ہوتے ہیں۔

مسئلہ ۲ = عول کا فیصلہ سب سے پہلے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ انکے عہد میں درج ذیل مسئلہ پیش آیا، آپ نے صحابہ سے مشورہ کیا تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عول کا مشورہ دیا۔

(ب) ۶ کنال زمین		
عول ۸		
شوہر کو نصف	ماں کو تہائی	بہن کو آدھا
۳	۲	۳

کل حصہ ۸ ہو گیا۔ اب سب کا حصہ برابر برابر کم ہو جائیگا اب کل مال روپیہ یا سونا یا زمین کے ۸ حصے کر دیئے ۶ تولہ سونا ہے تو ماشے یارتی یا گرام بنالیں۔ زمین کے مرلے بنالیں گے ۶ کنال = ۱۲۰ مرلہ بن گیا اسکے ۸ حصے بنائے ہر حصہ ۱۵ ہو گیا۔

شوہر کا حصہ ۱۲۰ مرلہ	ماں کا حصہ	بہن کا حصہ
شوہر کا حصہ ۳۵ = ۳ × ۱۵ مرلہ	۳۰ = ۲ × ۱۵ مرلہ	۳۵ = ۳ × ۱۵ مرلہ

اب ۱۲۰ مرلہ سے شوہر نصف تھا یعنی ۶۰ مرلہ اسکو ۳۵ ملے ماں ۱۲۰ مرلہ سے تیسرا حصہ یعنی ۴۰ مرلہ تھا اسکو ۳۰ مرلہ ملا بہن ۱۲۰ مرلہ سے ۶۰ مرلہ نصف تھی اسکو ۳۵ مرلہ زمین ملی سب کو برابر برابر حصہ کم ہو گیا اسے عول کہتے ہیں۔

مسئلہ ۸ ع		
شوہر	ماں	بہن
۳	۲	۳

اس پر کسی نے انکار نہ کیا (در مختار ص ۶۸۸) پھر بعد میں یہی طریقہ رائج ہو گیا، اب اس مسئلہ میں حصوں کی تعداد آٹھ ہے جبکہ مخرج چھ ہے، لہذا دو عدد کا اضافہ کر دیا گیا ہے، اور ایک نشان ع جو عول کا مخفف ہے لگا دیا گیا ہے۔

مسئلہ ۲ = ۶ چھ کا عول طاق عدد میں بھی ہوتا ہے اور جفت میں بھی، مگر یہ عول صرف دس تک ہوتا ہے، (در مختار ص ۶۸۹)

مثال ۱۔ مسئلہ ۷ ع ۷				مثال ۲۔ مسئلہ ۷ ع ۸			
شوہر	بہن	بہن	شوہر	ماں	شوہر	بہن	بہن
۳	۲	۲	۲	۱	۳	۲	۲

مثال ۳۔ مسئلہ ۷ ع ۹			
ماں	شوہر	بہن	بہن
۱	۳	۲	۲

مثال ۴۔ مسئلہ ۷ ع ۱۰					
ماں	شوہر	بہن	بہن	ماں شریک بھائی	ماں شریک بھائی
۱	۳	۲	۲	۱	۱

مسئلہ ۳ = بارہ کا عول سترہ تک ہوتا ہے، مگر یہ عول جفت عدد میں نہیں ہوگا صرف طاق میں ہوگا۔
درمختار $\frac{۶۸۹}{۵}$ - شریفیہ ص ۵۷

مثال ۱۔ مسئلہ ۱۲ ع ۱۳			
بیوی	بہن	بہن	ماں
۳	۴	۴	۲

مثال ۲۔ مسئلہ ۱۲ ع ۱۵				
بیوی	بہن	بہن	ماں	ماں شریک بھائی
۳	۴	۴	۲	۲

مثال ۳۔ مسئلہ ۱۲ ع ۱۷					
بیوی	بہن	بہن	ماں	ماں شریک بھائی	ماں شریک بھائی
۳	۴	۴	۲	۲	۲

مسئلہ ۴ = چوبیس ۲۴ کا عول صرف ستائیس ہے، (درمختار $\frac{۶۸۹}{۵}$)

Click For More Books

مثال ۱۔ مسئلہ ۳۳ نمبر ۲۷

بیوی	بٹی	بٹی	ماں	باپ
۳	۸	۸	۲	۲

تخارج کا بیان

اس سے مراد یہ ہے کہ وارثوں میں کوئی یا قرضخواہوں میں سے کوئی تقسیم ترکہ سے پہلے میت کے مال میں سے کسی معین چیز کو لینا چاہے اور اس کے عوض اپنے حق سے دستبردار ہو جائے خواہ وہ حق اس چیز سے زائد ہو یا کم اور اس پر تمام ورثاء یا قرض خواہ متفق ہو جائیں تو اس کا نام فقہ کی اصطلاح میں ”تخارج“ یا ”تصالح“ ہے، اس صورت میں طریق تقسیم یہ ہے کہ اس شخص کے حصہ کو تصحیح سے خارج کر کے باقی مال تقسیم کر دیا جائے۔ (شریفیہ ۸۵ درمختار $\frac{۶۵۶}{۵}$) ایسے ہی کوئی بہن یا بھائی یا کوئی وارث معاف کر دے مثلاً۔ ایک عورت نے ورثہ میں، شوہر، ماں اور چچا چھوڑے، اب شوہر نے کہا میں اپنا حصہ مہر کے بدلہ چھوڑتا ہوں، اس پر باقی ورثہ راضی ہو گئے تو مال اس طرح تقسیم ہوگا،

مثال ۲ مسئلہ ۳

ماں	چچا
۲	۱

توضیح = فرض کیا بیوی ۳۰ گرام سونا چھوڑ کر مرگ اب خاوند کو $\frac{۱}{۲}$ یعنی ۱۵ گرام ملنا تھا ماں کو ۱۰ گرام چچا کو ۵ گرام لیکن خاوند حق مہر کے بدلے نکل گیا یا ایسے معاف کر دیا کہ میں حصہ نہیں لیتا تو میت کی ماں اور چچا رہ گئے۔ اب ماں کو ۲۰ گرام اور چچا کو ۱۰ گرام مل گیا۔

مسئلہ ۶ ترکہ ۱۳ یکسر زمین

خاوند	ماں	چچا
نصف ۳	تہائی ۲	۱ بچا ہوا مال

اب چھ حصہ سے خاوند کو نصف تین ملنا ہے خاوند نکل گیا تو تین حصے بن گئے ماں کے دو چچا کا ایک کل مال دونوں میں تقسیم ہوگا۔

ترکہ ۱۳ یکٹر زمین

مسئلہ ۳

چچا

ماں

۱

۲

ماں کو دو ایکٹر زمین ملے گی اور چچا کو ایک ایکٹر ملے گا۔ میت کے والدین یا بہن یا بھائی یا اولاد معاف کر دے تو دوسرے وارثوں میں مال تقسیم کر دیا جائیگا۔

رڈ کا بیان

وارثوں پر دوبارہ مال بانٹنا

مسئلہ ۱ = رڈ عول کی ضد ہے کیونکہ عول میں حصے مخرج سے زائد جاتے ہیں اور مخرج مسئلہ میں اضافہ کرنا پڑتا ہے، جبکہ رڈ میں حصے گھٹ جاتے ہیں اور مخرج مسئلہ میں کمی کرنا پڑتی ہے، اب اگر یہ صورت واقع ہو کر مخرج سے اصحاب فرائض کو انکے مقررہ حصوں کے دینے کے بعد بھی کچھ بچ جائے اور کوئی حصہ بھی موجود نہ ہو تو باقی ماندہ کو اصحاب فرائض پر ان کے حصوں کی نسبت سے دوبارہ تقسیم کیا جائے گا۔ (شریفیہ ۸۶ عالمگیری ۴۶۹/۴ در مختار ۵۴۷/۵ - تبیین الحقائق ۶۴۷/۶)

مسئلہ ۲ = شوہر اور بیوی پر رڈ نہیں کیا جائے گا جبہوہر صاحبہ رضی اللہ عنہم کا یہی قول ہے، (شریفیہ ۸۶ محیط سرخسی بحوالہ عالمگیری ۴۶۹/۴)۔ در مختار ۵۴۷/۵ - تبیین الحقائق ۶۴۷/۶ اس زمانے میں بیت المال کا نظام نہیں ہے اس لیے زوجین پر رڈ کر دیا جائے گا جبکہ اور کوئی وارث نہ ہو (شامی و در مختار ۶۸۹/۵)

قبلہ مفتی احمد یار خان صاحب گجراتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر بیت المال ہو آجکل اسکے منتظم صحیح نہیں بچا ہو مال فقراء پر خرچ کر دیں۔ چھ وارث کبھی محروم نہیں ہوتے باپ بیٹا خاوند ماں بیٹی بیوی =

اب بعض اوقات لوگ ہجرت کرتے ہیں جیسے کراچی انڈیا سے لوگ آئے افغانستان سے پاکستان آئے ۲۰۰۵ ہزارہ کشمیر میں زلزلہ آیا فسادات ہوئے تو وارث کبھی نانا کبھی ماں کبھی فقط بیوی یا فقط بیٹی ہوتی ہے بعض اوقات نسل نہیں چلتی تو جو مال بچے اصحاب فرائض وارثوں پر دوبارہ لوٹایا جاتا ہے

Click For More Books

عدد سے

پہلا طریقہ: وارثوں میں جن پر مال لوٹنا ہے ایک قسم سے ہو تو اسکے سر (روؤس سے یعنی عدد کے حساب سے کیا جائے گا ان میں میاں بیوی نہ ہوں انکو رد نہیں ہوتا، عالمگیری تبیین الحقائق

مثال ۱۔ ۱۔ بالرد مسئلہ ۲		مثال ۲۔ ۲۔ بالرد مسئلہ ۲	
بیٹی	بیٹی	بہن	بہن
۱	۱	۱	۱

توضیح: اب بیٹیوں کے ساتھ بیٹا ہوتا تو آدھا بیٹے کو ملتا اور آدھا دونوں بیٹیوں کو اب بیٹا نہ ہونے کی صورت میں بیٹے کا حصہ دونوں بیٹیوں کو لوٹ جائے گا اور کل مال آدھا آدھا تقسیم ہو جائے گا۔

اسی طرح اگر بہنوں کے ساتھ چچا ہوتا تو بہنوں کو $\frac{2}{3}$ ملتا اب وارث نہ ہونے سے سارا ترکہ دو بہنوں میں تقسیم ہوگا۔ تو بہنوں کو فرض حصے سے زیادہ حصہ ملے گا۔

دوسرا طریقہ:

حصہ سے: پہلے طریقے میں تو ایک قسم کے وارث تھے دو بیٹیاں یا دو بہنیں اب دوسرے طریقے میں ایک ماں اور ایک بیٹی ہے یا بیٹی اور پوتی ہے یعنی مختلف طرح کے مختلف قسم کے وارث ہیں اور ان میں میاں بیوی نہیں ہیں جن پر رد نہیں ہوتا تو حصہ کے حساب سے تقسیم ہوگا۔

مثال ۱۔ ۱۔ بالرد مسئلہ ۲		مثال ۲۔ ۲۔ مسئلہ ۳	
ماں شریک بہن	دادی	ماں شریک بہنیں ۲	ماں
۱	۱	۲	۱

مثال ۱: میں دادی کا چھٹا حصہ سے اور ماں شریک بہن کا بھی چھٹا حصہ ہے۔ یعنی اگر چھ کنال زمین ہو تو ایک دادی کو اور ایک کنال ماں شریک بہن کو ملے گا باقی چار کنال بیچ گیا اب اور کوئی وارث نہیں ہے۔ تو مسئلہ چھ کی بجائے دو سے کریں گے آدھا دادی کو اور آدھا ماں شریک بہن کو ملے گا یعنی کل مال کے چھ حصے ہو گئے یعنی تین کنال دادی کو اور تین کنال ماں شریک بہن کو ملے گا۔

مثال ۲: اب اصل مسئلہ چھ سے ہے ماں شریک بہنوں کو $\frac{1}{3}$ یعنی دو حصے ملے گے ماں کو چھ

میں سے ایک حصہ ملے گا اب تین حصے چھ سے بچ گیا اب یہ بھی ان پر لوٹ آئیں گے اور کوئی وارث نہیں ہے تو مسئلہ تین سے کریں گے یعنی کل مال کے تین حصے کریں گے ایک حصہ ماں کو اور دو حصے ماں شریک بہنوں کو۔ عول اور رد میں فقط فرض حصوں والے افراد داخل ہیں۔

تیسرا طریقہ:

اگر وارث ایک ہی قسم کے ہوں جیسا پہلا طریقہ تھا لیکن اب ساتھ خاوند بھی ہے یا بیوی بھی ہے اس سے بیوی یا خاوند کے حصے کا جو خرچ ہوا سے مسئلہ بنادیا ہے۔
اب اگر بیوی مرگئی ہے اور وارث اس کا ایک خاوند اور تین بیٹیاں ہیں۔ تو مسئلہ خاوند کو چوتھا حصہ ملتا ہے مسئلہ چار سے بن گیا۔

مسئلہ ۴	ترکہ ۱۲ روپے	۱۲ روپے
خاوند	۳ بیٹیاں	خاوند
۱	۳	۳ روپے
		۸+۹=۱۷ روپے

بیٹیاں اب بارہ سے $\frac{۲}{۳}$ حصہ جو ۸ روپے ہے اب ایک روپیہ بچ گیا تو یہ خاوند کو نہیں ملے گا لڑکیوں کو ملے گا کیونکہ خاوند پر رد نہیں ہے۔ اور لڑکیوں پر رد ہوتا ہے۔ اسلئے لڑکیوں کو ۹ روپے مل گئے اس طرح ایک حصہ خاوند اور تین حصے لڑکیوں کو مل گئے۔

چوتھا طریقہ:

میت کے کئی طرح کے وارث ہوں جیسے دوسرے طریقے میں ہیں لیکن ساتھ بیوی یا خاوند ہو تو پہلے بیوی یا خاوند کے خرچ سے مسئلہ بنا کر خاوند یا بیوی کو دے دیا جائے گا اور باقی جو بچ رہے دوسرے وارثوں پر تقسیم کر دیا جائے گا۔

مسئلہ ۴	بیوی	دادی	ماں شریک بہنیں ۲
	۱	۱	۲

بیوی کو چوتھا حصہ ملے گا باقی تین حصے ماں رہ گیا اب دادی کو چھ حصوں سے ایک حصہ ملتا ہے اور ماں شریک بہنوں کو چھ سے دو حصے تو دونوں کے تین حصے نہیں گئے اب بیوی کو رد نہیں ہوتے اب بچا ہوا مال ایک حصہ دادی کو اور ۲ حصے ماں شریک بہنوں کو دیا جائے گا

مناسخہ کا بیان

مناسخہ کے معنی یہ ہیں کہ مال کے بعض حصے تقسیم سے پہلے میراث بن جائیں مطلب یہ ہے کہ ایک میت کا مال اس کے وارثوں میں ابھی تقسیم نہ ہوا تھا کہ بعض وارث مر گئے لہذا اب میت کا مال اس مردہ کے وارثوں کے وارثوں کو ملے گا یہ مناسخہ ہے۔

مثال ۱: اب ایک عورت فوت ہو گئی اس کا ترکہ ۱۲۸ کنال ہے اس نے ایک خاوند ایک بیٹی اور ایک ماں چھوڑی۔ ابھی مال تقسیم نہ ہوا خاوند مر گیا ابھی مال تقسیم نہ ہوا بیٹی مر گئی پھر نانی مر گئی۔

بیوی کا ترکہ ۱۲۸ کنال
بطحا

میت خاوند $\frac{1}{4}$	باقی کا	میت بیٹی ۳ حصہ	میت ماں ۱ حصہ (بیٹی کی نانی)
۳۲	۷۲	رد ہوا	۲۴

شوہر کا ترکہ ۳۲ شوہر نے بیوی اور ماں باپ چھوڑے شکل ۲

بیوی	ماں	باپ
۸	۸	۱۶

بیٹی کا ترکہ ۷۲ بیٹی نے دو بیٹے ایک بیٹی اور نانی چھوڑی شکل ۳

بیٹی	بیٹا	بیٹا	نانی	جدہ
۱۲	۲۴	۲۴		۱۲

شکل نمبر ۱ + شکل نمبر ۳ = ۱۲ + ۲۴ = ۳۶
شکل نمبر ۲ + ۳۶ = ۳۶ + ۱۲ = ۴۸

خاوند	بھائی	بھائی
۱۸	۹	۹

(پہلی میت کی جدہ ماں تھی حصہ ۲۴ تیسری میت کی نانی حصہ ۱۲) کل حصہ ۳۶ بن گیا اب شکل ۱ میں بیوی فوت ہوئی اور خاوند کو ابھی چوتھا حصہ ملتا تھا کہ خاوند فوت ہو گیا ابھی خاوند کا ترکہ بھی تقسیم نہیں ہوا تھا کہ بیٹی فوت ہو گئی ابھی بیٹی کا حصہ تقسیم نہیں ہوا تھا کہ دادی بھی

فوت ہوگئی اب جس ترتیب سے وارث مرتے ہیں اسی ترتیب سے ترکہ تقسیم ہوگا اب پہلے بیوی کے وارثوں کو مال تقسیم کریں گے شکل نمبر ۱ اب کل مال ۱۲۸ ہے خاوند کا چوتھائی حصہ نکالا پیچھے ۹۶ بچا اب بیٹی کا حصہ چھ سے آدھا ہے۔

مسئلہ ۴	
بیٹی ۳	ماں ۱

بیٹی کا حصہ سے نصف ہے اب ماں کا چھٹا۔ آدھا تین ہوئے اور ایک ماں کا کل چار حصے ہوئے اب ماں کو ۹۶ سے چوتھا دیا ۲۴ اور بیٹی کو ۳ حصے دیئے یعنی ۷۲ ملا۔ اب خاوند مر گیا تو اب شکل نمبر ۲ میں خاوند کا مال تقسیم کیا پھر بیٹی فوت ہوگئی اب شکل نمبر ۳ میں بیٹی کا مال تقسیم کیا تو تانی فوت ہوئی اب تانی کا مال شکل نمبر ۳ میں بیٹی کا مال تقسیم کیا تو تانی فوت ہوئی اب تانی کا مال شکل نمبر ۴ میں اسکے وارثوں پر تقسیم ہوا اب تانی پہلی میت کی ماں ہے تیسری میت کی یعنی بیٹی کی تانی ہے۔

دونوں کا حصہ ۲۴ اور ۱۲ جمع ہو گئے۔ یہ دوسرا طریقہ مشکل ہے۔

مرحومہ سلیمہ	روپے	۱۶	۳۲	۱۲۸
زوج زید	۱۲	۳	۱۲	۱۲
میت	۱	۱	۱	۱
میت	۱	۱	۱	۱
ام عظیمہ	۱	۱	۱	۱
۳	۳	۳	۳	۳
میت	۱	۱	۱	۱

مرحوم زید بینہما تماثل ۹

زوجہ حلیمہ	اب عمر	ام رحیمہ
$\frac{1}{2}$	$\frac{2}{3}$	$\frac{1}{2}$
$\frac{1}{2}$	$\frac{2}{3}$	$\frac{1}{2}$
$\frac{1}{2}$	$\frac{2}{3}$	$\frac{1}{2}$

مرحومہ کریمہ چھما توافقی باثلث ۹

جدہ عظیمہ	ابن خالد	ابن عبداللہ	بنت رقیہ
$\frac{1}{3}$	$\frac{2}{3}$	$\frac{2}{3}$	$\frac{1}{3}$
$\frac{1}{3}$	$\frac{2}{3}$	$\frac{2}{3}$	$\frac{1}{3}$
$\frac{1}{3}$	$\frac{2}{3}$	$\frac{2}{3}$	$\frac{1}{3}$

۲ حصہ	مرحومہ عظیمہ پنجمہ تاجین	۹ حصہ
زوج عبدالرحمن	اخ عبدالرحیم	اخ عبدالکریم
$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{9}$	$\frac{1}{9}$
$\frac{2}{18}$		
۱۲۸ روپے		
الہ		
بلغ		

الا	یاء	منہم
حلیہ	عمر	رحیمہ
۸	۱۶	۸
۲۳	۲۳	۲۳
۲۳	۱۲	۱۲
۲۳	۱۸	۱۸
۲۳	۹	۹
۲۳	۹	۹
۲۳	۹	۹

ذی رحم وارث

میت کے وہ رشتہ دار جو ذی الفرائض اور عصبہ نہ ہوں ذوی الارحام کی چار اقسام

- (۱) میت کی بیٹی اور پوتی کی اولاد
- (۲) ماں کا باپ (نانا) ماں کی دادی (جده فاسدہ اور جد فاسد)
- (۳) تیسری قسم، یہ وہ لوگ ہیں جو میت کے ماں باپ کی اولاد میں ہوں۔ جیسے حقیقی بھائیوں کی بیٹیاں، باعلاقی بھائیوں کی بیٹیاں، اور اخیانی بھائیوں کے بیٹے بیٹیاں اور ہر قسم کی بہنوں کی اولاد
- (۴) چوتھی قسم، یہ وہ لوگ ہیں جو میت کے دادا دادی، نانا نانی کی اولاد میں ہوں، جیسے باپ کا ماں شریک بھائی اور اس کی اولاد، پھوپھیاں اور ان کی اولاد، ماموں اور ان کی اولاد، خالائیں اور ان کی اولاد اور ماں باپ دونوں کی طرف سے چچاؤں کی بیٹیاں، یا ان کی اولاد..... (عالمگیری ص ۳۵۹)
- مسئلہ ۳ = ان میں ترتیب یہی ہے کہ پہلی قسم کے ہوتے ہوئے دوسری قسم کے ذوی الارحام وارث نہ ہونگے اور دوسری قسم کے ہوتے ہوئے تیسری قسم کے وارث نہ ہونگے تیسری قسم کے ہوتے ہوئے چوتھی قسم کے وارث نہ ہونگے عالمگیری ص ۳۵۹ دکافی بحوالہ عالمگیری شامی ۱۹۳/۵)
- مسئلہ ۴ = ذوی الارحام اسی وقت وارث ہونگے جب کہ اصحاب فرائض میں سے وہ لوگ موجود نہ ہوں جن پر مال دو بارہ رد کیا جاسکتا ہو اور عصبہ بھی نہ ہو، (عالمگیری ص ۳۵۹)
- مسئلہ ۵ = اس پر اجماع ہے کہ زوجین کی وجہ سے ذوی الارحام محجوب نہ ہوں گے یعنی زوجین کا

حصہ لینے کے بعد ذوی الارحام پر تقسیم کیا جائیگا، (عائگیری ص ۴۵۹)

مسئلہ ۶ = پہلی قسم کا ذوی الارحام میں میراث کا زیادہ مستحق وہ ہے جو میت سے اقرب ہو جیسے نواسی پر پوتی سے زیادہ مستحق ہے،

مسئلہ ۷ = اگر قرب درجہ میں سب برابر ہیں تو ان میں سے جو وارث کی اولاد ہے وہ زیادہ مستحق ہے خواہ وہ عصبہ کی اولاد ہو یا صاحب فرض کی ہو، جیسے پر پوتی نواسی کے بیٹے سے زیادہ مستحق ہے، اور پوتی کا بیٹا نواسی کے بیٹے سے زیادہ مستحق ہے، (کافی بحوالہ عائگیری ص ۴۵۹) شامی (۶۹۳/۵)

مسئلہ ۸ = اگر قرب میں سب برابر ہوں، اور ان میں وارث کی اولاد کوئی نہ ہو یا سب وارث کی اولاد ہوں تو مال سب میں برابر تقسیم کیا جائے گا جبکہ تمام ذوی الارحام مرد ہوں یا تمام عورت ہوں، اور اگر کچھ مرد ہوں اور کچھ عورتیں ہوں تو فلذ کر مثل حظ الانثیین کے مطابق تقسیم ہوگا، اس حکم پر ہمارے ائمہ کا اتفاق ہے جبکہ ان ذوی الارحام کے آباؤ اجداد ذکورہ وانوشت کی صفت میں متفق ہوں،

مسئلہ ۹ = اگر اصول کی صفات ذکورہ وانوشت کے اعتبار سے مختلف ہوں تو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک ابدان فروع کا اعتبار ہوگا، اور مال ان کے درمیان برابر تقسیم ہوگا، بشرطیکہ وہ سب مرد ہوں یا سب عورتیں ہوں، اور اگر ملے جلے ہوں تو فلذ کر مثل حظ الانثیین کے مطابق تقسیم ہوگا،

مثال ۱۔ مسئلہ ۳	
نواسہ	نواسی
۲	۱

مثال ۲۔ مسئلہ ۳	
نواسی کے بیٹے کا بیٹا (ابن ابن بنت بنت)	نواسی کی بیٹی کی بیٹی (بنت بنت بنت بنت)
۲	۱

مثال ۳۔ مسئلہ ۲	
نواسی کی بیٹی (بنت بنت بنت)	نواسہ کی بیٹی (بنت ابن بنت)
۱	۱

مثال ۴۔ مسئلہ ۳	
نواسہ کی بیٹی نفیر	نواسی کا بیٹا ایک نفر
۲	۲

Click For More Books

ذوی الارحام کی دوسری قسم

مسئلہ ۱ = ذوی الارحام کی دوسری قسم وہ لوگ ہیں جن کی اولاد میں میت خود ہے جیسے فاسد دادا اور دادی ان میں میراث کا مستحق وہی ہوگا جو میت سے زیادہ قریب ہوگا خواہ وہ باپ کی جانب کا ہو یا ماں کی جانب کا اور قریب والے کے ہوتے ہوئے دور والا محروم رہے گا خواہ یہ قریب والا مؤنث ہو اور بعید والا مذکر ہو (طحاوی ص ۳۹۹ ج شامی ص ۶۹۵ ج ۵ بحوالہ رائق ص ۵۰۷ ج ۸ سراجی ص ۴۶)

مثال۔ مسئلہ اس صورت میں سارا مال نانے کو ملے گا

نانا	نانی کا باپ	دادی کا باپ
۱	۲	۲

ذوی الارحام کی تیسری قسم

میت کے بھائی بہنوں کی وہ اولادیں ہیں جو عصبات و ذوی الفروض میں نہیں ہیں مثلاً ہر قسم کے بھائیوں یعنی یعنی۔ علاقائی۔ اخیانی بھائیوں کی بیٹیاں اور ہر قسم کی بہنوں کے بیٹے بیٹیاں اور اخیانی بھائیوں کے بیٹے۔

مسئلہ ۲ = ان ذوی الارحام میں اگر درجہ میں تفاوت ہو تو جو زیادہ قریب ہوگا اگرچہ مؤنث ہو وہ وارث ہوگا بعید والا وارث نہیں ہوگا۔ (شامی ص ۶۹۵ ج ۵ عالمگیری ص ۴۶۱ ج ۴ بحوالہ رائق ص ۵۰۸ ج ۸ بمثل بیہ ص ۱۱۰ طحاوی ص ۳۹۹ ج ۴)

مثال۔ مسئلہ

بنت الاخت	ابن بنت الارخ
بہن کی لڑکی	بھتیجی کا لڑکا
۱	۲

مثال۔ مسئلہ

بنت ابن ارخ	ابن بنت اخت
بھتیجی کی بیٹی	بھانجی کا بیٹا
۱	۲

ذوالقرآنض اور عصبہ وارثوں کی اولاد ذوی الارحام کی اولاد پر مقدم ہوگی۔

ذوی الارحام کی چوتھی قسم کا بیان

مسئلہ ۱ = چوتھی قسم کے ذوی الارحام میں وہ رشتہ دار ہیں جو میت کے دادا دادی، نانا نانی کی اولاد

میں ہوں۔ جیسے ماموں، خالہ، پھوپھی، اور باپ کے ماں شریک بہن، بھائی۔ اسی طرح انکی

اولادیں اور چچا کی مؤنث اولادیں (عالمگیری ص ۳۵۹ شریفیہ ص ۱۱۵)

مسئلہ ۲ = اگر چوتھی قسم میں صرف ایک ہی ذورحم ہو اور پہلی تینوں قسموں میں سے کوئی نہ ہو تو کل

مال اسی کو مل جائے گا۔ (عالمگیری ص ۳۵۹ شریفیہ ص ۱۱۵)

مسئلہ ۳ = انکی اولادوں میں جو میت سے زیادہ قریب ہو گا وہ وارث ہو گا بعید والا وارث نہیں ہو گا

یہ قریب خواہ باپ کی جانب کا ہو یا ماں کی جانب کا اور خواہ مذکر ہو یا مؤنث (عالمگیری ص ۳۶۳ ج ۶)

شریفیہ ص ۱۱۵)

مثال ۱ مسئلہ

بنت العمة یعنی پھوپھی کی بیٹی بنت بنت العمة یعنی پھوپھی کی بیٹی کی بیٹی

۲

۱

مثال ۲ مسئلہ

بنت العمة یعنی پھوپھی کی بیٹی ابن بنت العمة پھوپھی کی بیٹی کی بیٹا

۲

۱

مثال ۳ مسئلہ

بنت الخالة - خالہ کی بیٹی بنت بنت الخالة - خالہ کی بیٹی کی بیٹی

۲

۱

مثال ۴ مسئلہ

بنت الخالة - خالہ کی بیٹی بنت بنت الخالة - خالہ کی بیٹی کا بیٹا

۲

۱

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

جمل کا بیان

۴۸ روپے ترکہ:

اگر دو بچے پیدا ہوئے

CA

بیٹا	بیٹی حمل مَوْنٹ	بیوی
۲۸	۱۴	۶

اگر بچہ زندہ پیدا ہو کر مر گیا تو اسکی وراثت اسکے وارثوں کو ملے گی اگر مردہ پیدا ہوا یا دو سال میت کی موت کے بعد پیدا ہوا تو محروم رہے

(۳) اگر کسی شخص نے نکاح کیا اور دو مہینے بعد بیوی کو طلاق دے دی پھر مر گیا طلاق کے بعد اگر چار مہینے کے بعد بچہ پیدا ہوا تو اسی شخص کا ہوگا اسی طرح نکاح کی تاریخ سے دو سال کے اندر بچہ پیدا ہو گیا تو بھی اسی کا ہے۔

(۴) اگر میت کے سوا دوسرے کا حمل ہے مثلاً اسکی ماں یا بیوہ بھابھی تو وہی بچہ اسکا وارث بنتا ہے تو چھ ۶ ماہ کے اندر پیدا ہو گیا تو وارث ہوا

۱۲

۱	بھائی	ماں کے پیٹ کا بچہ میت کا بھائی	۲	ماں
۵			۵	۲

دونوں صورتوں میں ۶ ماہ کے اندر پیدائش ہو ورنہ وارث نہیں ہے۔ ایک شخص مر گیا اس کا وارث بیوہ بھابی کے پیٹ کا بچہ ہے

۱

یعنی بھتیجا	(بھابھی کے پیٹ کا بچہ)	بھابھی
۱		۲

جب یہ بچہ پیدا ہو کر مر گیا تو اسکی ماں (جو پہلے میت کی بھابھی جو وارثت سے محروم رہی) اب بچہ کی وراثت پائے گی۔

گمشدہ کی وراثت

(۱) اگر کوئی شخص گم ہو گیا تو اسکا مال و جائیداد محفوظ پڑا رہے۔ جب اسکی عمر ۷۰ سال ہو جائے تو قاضی یا جج موت کا حکم دیگا اسکی وراثت تقسیم کر دی جائے جو وارث موجود ہو گئے انکو حصہ ملے گا۔

(۲) جب تک مفقود کی موت کا علم نہیں ہوتا نہ اسکی موت کے احکام جاری ہوئے ہیں تو وہ

Click For More Books

مورث کی وراثت نہ پائے گا مردہ تصور ہوگا۔ لیکن اسکو زندہ مان کر جن وارثوں کا حصہ نہیں بنایا کم بنتا ہے وہ حصہ محفوظ رکھا جائیگا۔

قیدی کی وراثت کا بیان

مسئلہ ۱ = وہ مسلمان جسے کافر قید کر کے لے گئے اس کا حکم عام مسلمانوں جیسا ہے وہ دوسروں کا وارث ہوگا اور اسکے انتقال کے بعد اسکے وارث اسکے مال سے ترکہ پائیں گے۔ جب تک وہ اپنے مذہب پر باقی رہے گا اور اگر اس نے کافروں کی قید میں جانے کے بعد مذہب اسلام کو چھوڑ دیا تو اس پر وہی احکام ہوں گے جو مرتد کے ہیں اور اگر اس قیدی کی موت و زندگی کا کچھ علم نہ ہو تو اس کا حکم مفقود یعنی گمشدہ کا حکم ہوگا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ (شریفہ ص ۱۵۶)

حادثات میں ہلاک ہونے والوں کا بیان

مسئلہ ۱ = اگر کسی حادثہ میں چند رشتہ دار ہلاک ہو جائیں اور یہ معلوم نہ ہو سکے کہ ان میں پہلے کون ہلاک ہوا، مثلاً جہاز ڈوب گیا یا ہوائی جہاز گر گیا ٹرین بس وغیرہ کے حادثات، یا آگ لگ گئی یا عمارت گر گئی۔ اب ان کا حکم یہ ہے کہ یہ آپس میں تو کسی کے وارث نہ ہو۔ لہذا انکا مال اسکے زندہ وارثوں میں تقسیم کیا جائیگا۔ (شریفہ ص ۱۵۶) ختم شدہ

بعض اوقات حادثہ میں اکٹھے نہیں مرتے مثلاً دھماکہ ہوا ایک بھائی موقع پر فوت ہوا دوسرا بھائی ہسپتال پہنچ کر یا دوسرے دن تو یہ بھائی اپنے سے پہلے مرنے والے بھائی کی میراث پائے گا۔

مشق

مسئلہ ۲۴

بیوی	بچی	ماں	بہن
۱/۸	۱/۲	۱/۶	عصیب مع الغیر
۳	۱۲	۴	۵

مسئلہ ۱۲

شوہر	پوتا	باپ	نانی
۳	۵	۲	۲

مسئلہ ۱۲

می						
شور	بیٹے (۲)	۳ بیٹیاں (۲)	ماں	بہن	دادی	نانی
۳	۷	↓	۲	۴	۴	۴
صحیح شور	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹی
۳	۲	۲	۱	۱	۱	۲

اب ماں کی موجودگی میں دادی محروم ہے باپ کی موجودگی میں نانی کو حصہ ملے گا۔

مسئلہ ۲۳

می				
(۱)	بیوی	بیٹی	نانی	باپ
۱/۸	۱/۲	۱/۶	۱/۶	۱/۶ + عصب
۳	۱۲	۴	۵	۱+۳=۵

۱۲ تولہ سونا یہ میت عورت کی ہے اس کے ماں باپ وارث ہوں گے۔

می			
شور	بیٹا عصب	ماں	باپ
۳ تولہ	۵ تولہ	۲ تولہ	۲ تولہ

مسئلہ ۲۴

می			
بیوی	پوتا عصب	ماں	باپ
۳	۱۳	۴	۴

مسئلہ ۱۳

می			
شور	پوتی	ماں	بہن
۳	۶	۲	۱

Click For More Books

مسئلہ ۲۳

بیوی	بیٹے (۳) بیٹیاں (۲)	ماں	بہن	ثانی
۱/۸	عصبہ	۱/۶	م	م
۳	۱۷	۴		

مسئلہ ۱۲

بیوی	ماں	باپ	علاقہ بھائی (۲)
۳	۲	۷	م

مسئلہ ۶

شوہر	ماں	دادا
۱/۲	۱/۳	عصبہ
۳	۲	۱

مذکورہ بالا مسئلے میں دادا باپ کی مانند نہیں اس لیے ماں کو کل کا ٹکٹ ملے گا۔

مسئلہ ۱۲

بیوی	ماں	دادا
۳	۴	۵

مسئلہ ۶

شوہر	ماں	دادا	علاقہ بھائی (۲)
۳	۱	۲	م

مسئلہ ۱۲ ہزار روپیہ

بیوی	ماں	دادا	یعنی بھائی (۲)
۳ ہزار	۲ ہزار	۷ ہزار	م

3 لاکھ روپیہ
می

ماں	باپ	بھائی اخیاں
۱ لاکھ	۲ لاکھ	۴

۶

ماں	باپ	اخیاں بھائی (۲)
۱	۵	۴

۶

ماں	دادا	بھائی	بہن
۱	۵	۴	۴

مسئلہ ۳

ماں	بھائی	بھتیجا
۱/۳	عصب	۴
۱	۲	

بھائی کی موجودگی میں بھائی کا بیٹا (بھتیجا) محبوب ہوتا ہے۔

مسئلہ ۳

ماں	چچا	بھتیجا
۱/۳	۴	عصب
۱		۲

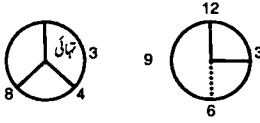
بھائی کی اولاد چچا سے مقدم ہے اس لئے چچا بھتیجے کی موجودگی میں محبوب ہوگا۔

مسئلہ ۳

ماں	بھتیجے کا بیٹا	چچا
۱/۳	عصب	۴
۱	۲	

Click For More Books

چوتھائی 15 منٹ اور تہائی 20 منٹ 60 منٹ کی تین تہائی $60 = 20 + 20 + 20$



چوتھائی $60 = 15 + 15 + 15 + 15$

تہائی زیادہ ہے چوتھائی سے۔

نصف چوتھائی تہائی اور آٹھویں حصہ کی پہچان

یہ گھڑی ہے اب سوئی 3 پر ہو تو 15 منٹ ہوتے ہیں یہ ساٹھ منٹ کا چوتھائی حصہ ہے

15 منٹ کو نصف کر دو تو $1/2$ 7 منٹ آٹھواں حصہ ہے۔

دو آٹھویں حصے جمع کر دو تو چوتھائی ہے

$$15 = 1/2 \quad 1/2 \quad 1/2$$

منٹ منٹ منٹ

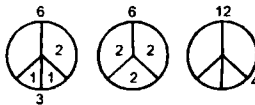
اب سوئی چھ پر آئیگی تو ۳۰ منٹ ہو گئے یہ آدھا حصہ ہے کل 60 منٹ ہوتے ہیں اب چوتھائی 15 منٹ دوسری چوتھائی 15 منٹ دو چوتھائی $= 30$ منٹ یعنی نصف دو آٹھویں چوتھائی بنتے ہیں اور دو چوتھائی آدھا بنتے ہیں۔

اسی طرح ہزار کی مثال ہے کہ 60 ہزار کا نصف 30 ہزار اور چوتھائی 15 ہزار اب 8 کا چوتھائی 2 اور نصف 4 ہے مثلاً شوہر فوت ہو گیا اب بیوی کی اولاد ہے تو اسکو 8 لاکھ سے 1 لاکھ ملے گا اور بیوی فوت ہو گئی اولاد ہے تو شوہر کو 8 لاکھ سے 2 لاکھ یعنی عورت سے دگنا ملے گا عورت کا آٹھواں حصہ اور خاوند کے دو آٹھویں یعنی چوتھائی $= 8$ کی چوتھائی 2 ہے۔

اگر اولاد نہیں ہے تو شوہر مر گیا بیوی کو چوتھائی یعنی 8 ہزار سے 2 ہزار اور بیوی مر گئی اولاد نہیں ہے تو شوہر کو 8 ہزار سے 2 چوتھائی یعنی نصف 4 ہزار عورت سے دگنا عورت کا 2 ہزار خاوند کو 4 ہزار۔

اب تہائی۔ دو تہائی اور چھٹا کی پہچان

تہائی 20 منٹ اور چوتھائی 15 منٹ تہائی چوتھائی سے زیادہ ہے



تکملہ الثلثین کی وضاحت:

6 میں 3 تہائیاں ہیں $6 = 2 + 2 + 2$

6 میں سدس چھنا حصہ چھ ہیں $6 = 1 + 1 + 1 + 1 + 1 + 1$

اب دو سدس چھٹے حصے برابر ہے تہائی کے $2 = 1 + 1$ ، چھنا + چھنا = ایک تہائی

دو تہائی 6 میں سے 4 ہے اب اگر ایک بیٹی اور پوتی وارث ہے تو عورتوں کا حصہ دو

تہائی سے زیادہ نہیں ہے اب بیٹی کو فرض حصہ نصف 6 سے 3 ملا عورتوں کے کل 4 حصے ہیں اب

ایک حصہ بچ گیا یہ پوتی کو ملے گا اگر دو یا تین پوتیاں ہیں تو وہ برابر تقسیم کریں ایک حصہ تقسیم کر لیں

یہ ایک حصہ 6 کا چھنا ہے۔

اب 6 ہزار سے بیٹی 3 ہزار لے گی باقی ایک ہزار پوتی کا ہے اگر دو پوتیاں ہیں تو پانچ

پانچ سو لے لیں۔

مسئلہ ۶

بیٹی	پوتی	بہن
۳	۱	۲

عصب

باقی بہن لے گی اگر بہن نہیں تو چچا یہ بہن بطور عصب لے گی

اسی طرح اگر حقیقی بہن ہے تو وہ نصف لے گی باقی علاقائی بہن ایک حصہ لے گی کل دو

تہائی پورا ہوگا جو عورتوں کا فرض حصہ دو تہائی ہے علاقائی کو تکملہ الثلثین ملا

بیٹی ہو تو بہن عصب ہوگی اور اگر بہن فرضی حصہ لے گی تو چچا عصب ہوگا۔

مسئلہ ۶

حقیقی بہن	علاقائی	چچا عصب
۳	۱	۲
نصف	چھنا	

Click For More Books

پہلا عصبہ بنفسہ بیٹا پوتا ہے دوسرا باپ دادا تیسرا بھائی بھتیجا چوتھا چچا لیکن حقیقی بہن ترتیب ختم کر دے گی اور علاقائی بھائی کی جگہ حقیقی بہن عصبہ بن جائے گی۔

اسی طرح حقیقی بہن یا علاقائی بہن چچا کی موجودگی میں عصبہ بن جائیں گی۔

وضاحت: یعنی بہن یا علاقائی بہن بیٹی یا پوتی کے ساتھ ملکر عصبہ بن جاتی ہے جبکہ چچا بھی عصبہ ہے لیکن بہن چونکہ چچا سے قوی ہے اس لئے باقی مال بہن کو مل جائے گا اور چچا محبوب ہوگا۔

چند اہم نکات:

(۱) ماں نانی دادی اخیانی بھائی بہن کبھی عصبہ نہیں بنیں گے اور اخیانی بہن بھائی کی اولاد بھی عصبہ نہیں بنے گی۔

(۲) مردوں میں فرض حصے والوں میں صرف باپ دادا عصبہ بنیں گے۔

(۳) رو۔ ماں دادی نانی اخیانی بہن اخیانی بھائی بیٹی پوتی بہن حقیقی بہن علاقائی باپ دادا پر ہوگا۔ باپ دادا عصبہ بن جائیں گے۔

(۴) عول میں کبھی عصبہ نہیں ہوں گے باپ دادا بھی فرض حصہ لیں گے تمام اصحاب فرائض داخل ہوں گے۔

آسان طریقہ تصحیح

اگر وارثوں کی تعداد اور حصوں کی بٹائی میں کسر آجائے تو داخل۔ توافق اور جان کا طریقہ علماء میراث فرماتے ہیں یہ فن میراث سے ہے کہ بٹہ یعنی کسر نہ آئے یہ کتاب عام قاری حضرات کیلئے ہے۔ اس کا آسان طریقہ درج ہے۔

مثلاً ایک شخص 6 لاکھ روپیہ کا مال چھوڑ کر فوت ہو گیا اسکے پیچھے ورثاء میں ایک ماں دس بیٹیاں اور پانچ پچازاد بھائی ہیں اب ترکہ کیسے تقسیم ہوگا۔

6 لاکھ روپیہ مال مورد

مسئلہ ۳۰/۶

می

چچا زاد بہن	چچا زاد بھائی ۵	بنیاں ۱۰	ماں
محبوب	عصبہ بچا ہوا مال ۱	دو تہائی ۳	چھٹا حصہ ۱

کبھی بھی چچا زاد بہن وارث نہیں ہوگی۔

10 بنیوں کے 4 حصے ہیں اور 10 بنیوں میں تقسیم کرتے کسرائے گی اسی طرح ایک حصہ 5 بھائیوں میں تقسیم کرتے کسرائے گی۔

تقسیم کا آسان طریقہ تو یہ ہے کہ 6 لاکھ مال ہے۔ 4 لاکھ 10 بنیاں تقسیم کریں 1 لاکھ 5 بھائی تقسیم کر لیں 1 لاکھ ماں لے لے۔

فن = علماء فنی قاعدہ کرتے ہیں کہ 6 لاکھ کے 30 حصے کیئے یعنی ایک لاکھ کے 5 حصے فی 20 ہزار روپے۔

30 حصوں سے ماں کے 5 حصے ہیں فی حصہ 20000 ہزار ماں کی رقم = 20×5

ہزار = 100000 ایک لاکھ

10 بنیوں کے 20 حصے ایک بٹی کے 2 حصے بٹی کا حصہ = 2×20 ہزار = 40 ہزار

ایک بٹی کو 40 چالیس ہزار ملے گا 10 بنیوں کو چار لاکھ

5 چچا زاد بھائیوں کے 5 حصے ایک بھائی کا ایک حصہ = 1×20 ہزار = بیس ہزار پانچ بھائیوں کو ہر

ایک کو 20 ہزار کل ایک لاکھ ملے گا۔

حکمہ لکھنؤ

مسئلہ ۱۲

می

بہن	پوتی	بٹی	شوہر
عصبہ مع الغیر	$1/6$	$1/2$	$1/3$
۱	۲	۶	۳

مسئلہ ۲۳

می

علاقہ بہن	پوتی	بٹی	بیوی
۵	۴	۱۲	۳

Click For More Books

مشق

مسئلہ ۱۲	میڈا	میڈا	میڈا	میڈا	میڈا
شور	بیٹا	بیٹی	ماں	باپ	
۳	۵	۵	۲	۲	
مسئلہ ۲۲	میڈا	میڈا	میڈا	میڈا	میڈا
بیوی	پوتا	پوتا	ماں	باپ	
۳	۱۳	۱۳	۴	۴	
مسئلہ ۱۲	میڈا	میڈا	میڈا	میڈا	میڈا
شور	بیٹے (۲)	بیٹی	باپ	تانی	
۳	۵	۵	۲	۲	
مسئلہ ۲۲	میڈا	میڈا	میڈا	میڈا	میڈا
بیوی	بیٹے (۲)	بیٹی	ماں	باپ	
۳	۱۳	۱۳	۴	۴	

مسئلہ ۱۲	میڈا	میڈا	میڈا	میڈا	میڈا
بیوی	ماں	باپ	شور	بیٹی	ماں
۱/۴	۱/۳	۱/۳	۱/۴	۱/۲	۱/۶
۱	۱	۲	۳	۶	۲
عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ
۱	۱	۲	۳	۶	۲

مسئلہ ۶	میڈا	میڈا	میڈا	میڈا	میڈا
شور	ماں	باپ	شور	بیٹی	ماں
۱/۲	۱/۶	۱/۶	۱/۲	۱/۲	۱/۶
۳	۱	۲	۳	۶	۲
عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ
۳	۱	۲	۳	۶	۲

مسئلہ ۲۲	میڈا	میڈا	میڈا	میڈا	میڈا
بیوی	بیٹیاں (۲)	علاقہ بھائی	علاقہ بہن	بیوی	پوتی
۳	۱۶	۵	۵	۳	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲

مسئلہ ۱۲	میڈا	میڈا	میڈا	میڈا	میڈا
شور	بیٹی	پوتے (۲)	پوتی	ماں	
۳	۶	۱	۱	۲	

مسئلہ ۱۲	میڈا	میڈا	میڈا	میڈا	میڈا
شور	بیٹیاں (۲)	بھائی	بہن		
۳	۸	۱	۱		

مسئلہ ۲۲	میڈا	میڈا	میڈا	میڈا	میڈا
بیوی	بیٹی	پوتے (۲)	پوتی	ماں	
۳	۱۲	۵	۵	۴	

مزاج کے شرعی آداب اور رسول اللہ ﷺ کی ہنسی اور قسم سے متعلق
ایک سوئس سے زائد احادیث کا مستند مجموعہ

رسول اللہ ﷺ کا حسن قسم

(تالیف) مولانا حافظ محمد ابراہیم فیضی

عہد نبوی ﷺ میں علوم و فنون اور تعلیم و تعلم پر مشتمل تاریخی دستاویز

علمی ہرگزیمیاں

عہد رسالت اور صحابہ میں

مولانا محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی
مولانا محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی

تاریخ انبیاء و فرماں

(تالیف) مولانا پرویز غلام عباس قادری

مکتبہ فیض القرآن

قائم سینٹر، اردو بازار، کراچی

Ph : 021-2217776 Mobile : 0334-3422072

Click For More Books